اصطلاحات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ختم ہوئیں۔ بہاء اللہ کی اصطلاح میں لفظ اور ہے۔ بہاء اللہ کی کتاب میں ان کے اپنے متعلق میں نے کوئی لفظ نبی یا رسول کا نہیں دیکھا۔ ہاں ایک اور بہائی عالم کی کتاب میں بحث القاب کے ماتحت یہ بیان کیا گیا ہے کہ ہر دور کسی مامور الٰہی کے ظہور سے شروع ہوتا ہے وہ اپنے ساتھ جہاں اور امور لاتا ہے۔ اصطلاحات بھی ساتھ لاتا ہے۔ اس لئے بہاء اللہ کو نبی یا رسول نہیں کہتے۔ کیونکہ ان کے دور میں یہ لفظ استعمال نہیں ہوا۔ بہاء اللہ کی کتاب اقدس کے مطابق انہوں نے دعویٰ مسیح موعود ہونے کا کیا ہے۔ جیساکہ یہ فقرہ ان کی کتاب سے ہے۔ انہ اتا من السماء کما اتا اول مرہ۔ میں ان کو مسیح موعود مانتا ہوں۔ بلکہ موعود کل ادیان۔ ساتھ ہی حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو راست باز اور ایک رنگ میں مسیح موعود مانتا ہوں۔ بہاء اللہ نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ جتنا میں نے اسوقت تک دیکھا ہے۔ اس کے لحاظ سے مجھے بہائی مذہب سے کوئی اصولی اختلاف نہیں اسلام اور بہائی مذہب کے اصولوں میں میرے خیال میں کوئی اختلاف نہیں۔ میں بہائی ہوں۔ احمدی بھی ہوں۔ میں مسلمان ہوں۔ میں بابی بھی ہوں بابی جو سید علی محمد باب کو مہدی موعود مانتے ہیں۔ میں ان کو مہدی موعود مانتا ہوں۔ اس لحاظ سے بابی ہوں۔ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بہائی مذہب کے خلاف جہاں تک میں نے مطالعہ کیا۔ کچھ نہیں لکھا۔ تائید کے متعلق یہ عرض ہے کہ حضرت اقدس کے بیانات سے کثرت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہائیوں کے خیالات کی تائید کرتے ہیں۔

سوال۔ جو بہائی نہ ہو۔ اسکو کیا سمجھتے ہیں؟

جواب۔ میں اس کا جواب ایسی جلدی میں نہیں دے سکتا میں حضرت اقدس مرزا صاحب کو ایک رنگ میں مہدی موعود مانتا ہوں۔ مجھے حضرت مرزا صاحب کے کسی الہامی عقیدہ سے اختلاف نہیں اجتہادی امور کے ساتھ اختلاف ہو سکتا ہے۔ اختلاف کی کوئی مثال اسوقت عرض نہیں کر سکتا۔ دعاوی اور بیانات کے لحاظ سے چونکہ دعویٰ بہاء اللہ کا حضرت صاحب سے عظیم ہے۔ اسواسطے بہاء اللہ کو مرزا صاحب سے افضل سمجھتا ہوں۔ عبد البہا عباس خلیفہ تھے۔ اسوقت جانشین شوکی آفندی ہے۔ ان کی اطاعت کے متعلق میں اسوقت کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اگر کوئی ہدایت ان کی طرف سے آئے کوشش کروں گا کہ اطاعت کروں۔ اگر کوئی ہدایت شوکی صاحب کی طرف سے آئے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے بھی۔ اور وہ ٹکرا جائیں تو شوکی صاحب کی ہدایت کو ترجیح دوں گا۔ جب میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا اسوقت میرے بہائی خیالات نہ تھے نہ ان کے متعلق کچھ علم تھا۔ میں تین سال سے بہائی کتب کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اور ساتھ ہی حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتا رہا ہوں۔ چونکہ حضرت صاحب کی کتابوں میں بکثرت ایسی باتیں ہیں جو بہائی خیالات کی مؤید نظر آتی ہیں۔ اس لئے اور بھی مجھے ان کی طرف توجہ پیدا ہوئی حضرت مرزا صاحب نے نبی ہونے کا دعویٰ ایک طرح سے کیا ہے یہ ان کی اصطلاح ہے۔

سوال:۔ کیا آپ حضرت مرزا صاحب کے الہامات کو خطا سے خالی سمجھتے ہیں۔

جواب:۔ حضرت مرزا صاحب کے الہامات کی جو کیفیت ہے۔ اسی کے مطابق میں ان کو تسلیم کرتا ہوں۔ بعض الہامات ایسے ہیں۔ جن کے بعض اجزاء حضرت صاحب پر مشتبہ رہے۔ اور ان کے متعلق خود حضرت صاحب نے لکھا۔ کہ یہ حصہ الہام کا مشتبہ رہا۔ بعض الہامات کے متعلق حضرت صاحب لکھتے ہیں کہ ان کے بعض حصے میں بھول گیا۔ بعض الہامات کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ ان کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ بعض کے متعلق یہ حالت ہے کہ ان کا مطلب ایک وقت کچھ سمجھا گیا۔ دوسرے وقت کچھ نکلا۔ بعض الہامات ایسے ہیں۔ جو میرے نزدیک قرائن کی وجہ سے بہاء اللہ یا کسی اور شخص کے متعلق معلوم ہوتے ہیں۔ بعض بہاء اللہ کے متعلق میرے خیال میں ہیں۔ وہ اور کسی کے متعلق نہیں۔ میرا خیال حالات موجودہ کے لحاظ سے یہ ہے کہ چونکہ مقصد خدا اور صرف خدا ہے۔ اس لئے جو وجود خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے کے مدعی ہوئے۔ میں نے ان کو اس لئے مانا ہے کہ وہ خدا کی طرف بلاتے ہیں۔

سوال:۔ وہ کون سے دوست ہیں۔ جن سے آپ کی گفتگو اس کے متعلق ہوئی؟

جواب۔ غالباً شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری۔ حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری۔ مولوی محمد امین صاحب جو خود مجھ سے گفتگو کرتے رہے ہیں۔

سوال:۔ یہاں بہائی خیالات کے احمدی اور بھی ہیں؟

جواب۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ میرے سوا کوئی اور ہے میرا خیال ہے کہ اللہ دتا بہائی مذہب کی طرف مائل ہے۔ حافظ روشن علی صاحب سے بعض دفعہ بہائی مذہب کے متعلق گفتگو کی ہے اور جن کا میلان ہے۔ میں اسواسطے ان کا نام نہیں لیتا کہ وہ اپنے کسی فیصلے کے متعلق خود ہی بہتر سمجھ سکتے ہیں اور اسواسطے بھی نام نہیں لیتا کہ ان کو کچھ نقصان نہ پہنچے۔

بعض احکام قرآن شریف کے ایسے ہیں۔ جو بہاء اللہ کی وحی کے ماتحت تبدیل ہو گئے ہیں۔ بعض حالات کے لحاظ سے میں بہاء اللہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل سمجھتا ہوں۔ میں پانچ اسلامی نمازوں کا پڑھنا فرض نہیں سمجھتا۔ مگر پڑھتا ہوں۔ کیونکہ شریعت بہاء اللہ نے اس کو جائز قرار دیا ہے۔ بہاء اللہ نے بھی ایک نماز فرض کی ہے وہ تین نمازیں روزانہ ہیں۔ اور میں پڑھتا ہوں تین سال سے میں بہائی ازم کا مطالعہ کر رہا ہوں اب جب علی گڈھ سے واپس آیا ہوں۔ اسوقت سے موجودہ کیفیت ہے۔ یعنی بہائی ہوں۔ بہائی فرض نماز جو نہ پڑھے وہ گنہگار ہے چونکہ

حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اجازت دی ہے کہ ایک شخص کفر و اسلام کے مسئلہ میں بھی آپ سے اختلاف رکھتے ہوئے آپ کے ساتھ رہ سکتا ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں اسی طرح میں بھی رہا ہوں۔ اور میں قریب ہی ارادہ کر رہا تھا کہ یہ باتیں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں عرض کروں گا۔ چونکہ شریعت جدید کا ظہور ہو گیا ہے۔ اسواسطے اسلامی روزے رمضان کے اب فرض نہیں۔ میں نے ماہ مارچ میں بہائی ازم کے ماتحت کوئی روزے نہیں رکھے۔ حج کعبہ کے متعلق مجھے معلوم نہیں کہ فرض ہے یا نہیں۔ تحویل قبلہ عکہ کی طرف ہو چکی ہے۔ میں کبھی نماز عکہ کی طرف منہ کر کے بھی پڑھتا ہوں۔ جب مساجد میں پڑھتا ہوں تو عکہ کی طرف منہ کر کے پڑھتا ہوں۔ زکوٰۃ کے متعلق مجھے معلوم نہیں فرض ہے یا نہیں۔ میں نے ایک تصنیف کرنے کے واسطے نوٹ کئے ہیں۔ ابھی تک اس کا نام میرے خیال میں نہیں میں وہ نوٹ دکھا سکتا ہوں وہ ایک رجسٹر تھا تین چار سال ہوئے اسپر لکھا تھا۔ "قرآنی الالقو کا جلوہ گاہ" مگر ضروری نہیں کہ یہ اس کا نام ہو۔ سوائے ماسٹر اللہ دتا کے وہ نوٹ میں نے اور کسی کو نہیں دکھائے۔ میں نے جن علماء سے پہلے گفتگو کی۔ انہوں نے کچھ توجہ نہ کی۔ اسواسطے بعد میں ان سے گفتگو نہ کی۔ اب میرا ارادہ تھا کہ حضرت صاحب کی خدمت میں اپنے معلومات پیش کروں۔ مجھے ماسٹر نواب الدین سے کتاب الاقدس بعد جلسہ ملی اور اسی کے مطالعہ سے مجھ پر زیادہ اثر ہوا۔ حشمت اللہ بہائی سے میں آگرہ میں ملتا تھا۔ اور بطور تحقیق گفتگو کرتا تھا۔ مگر اسوقت مجھ پر یہ اثر نہ تھا۔ حشمت اللہ سے بعض دفعہ خط و کتابت رہتی ہے اس نے لکھا تھا کہ ایسی تجویز کرو کہ ان کے مضمون ہمارے اخباروں میں اور ہمارے ان کے اخباروں میں شائع ہوں۔ راولپنڈی کے پریتم سنگھ سے میری کوئی خط و کتابت نہیں۔ میں نے کوشش کر کے کسی کو بہائی مذہب کی کتب نہیں دیں۔ لوگ خود لیجاتے ہیں۔ مثلاً مہر محمد خان صاحب۔ حکیم ابوطاہر صاحب مولوی فضل الرحمٰن صاحب نے کتابیں لیں اور ماسٹر اللہ دتا صاحب نے۔ میں نے یہ ضرور کہا کہ مخفی رکھنا تاکہ کسی احمدی کو تکلیف نہ ہو۔

سوال :۔ آپ نے ان عقائد کی کسی اور کو تلقین کی؟

جواب :۔ لوگوں سے تذکرہ ہوتا رہا ہے۔ اور اس سلسلہ میں انہیں مذکورہ بالا لوگوں سے جو کتابیں لے گئے تھے۔ بہائی مذہب کے متعلق تذکرہ ہوتا رہا۔ اور میں نے ان سے کہا کہ یہ مذہب بہائی سچا ہے۔ میں نے ان سے تذکرہ کیا اور اپنا خیال ظاہر کیا اور اسی نیت سے کیا کہ وہ بھی اس کو قبول کریں۔

سوال۔ میر محمد اسحٰق صاحب! میں آپ کا ہمسایہ ہوں مجھے کیوں تلقین نہ کی۔

جواب۔ وہ لوگ ملاقات کیلئے آیا کرتے تھے۔ ان سے گفتگو چھڑ گئی۔

میں نے جن دوستوں سے تبلیغی گفتگو کی۔ تذکرہ ہوا انہیں سے بعض کو میں نے ضرور کہا کہ اسکو مخفی رکھیں قبل اسکے کہ میں اسکو حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں کہوں۔ اسکے اظہار کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ بعض ضعیف القلب احمدیوں کو ممکن ہے کہ تکلیف ہو۔ رات جو باتیں میں نے حکیم ابوطاہر سے کیں وہ اسی رنگ میں تھیں کہ کسی اور پر ظاہر نہ ہوں۔ میں نے کہا کہ بعض جیسے حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کی پیشگوئیاں کے پورے نہیں ہوئے مگر وہ راستبازی میں مخل نہیں۔ مضمون میثاق النبیین میں جس میں نے لکھا کہ موعود آگیا ہے۔ میں اول درجہ بہاء اللہ ہیں دوم درجہ پر مرزا صاحب ہیں۔ میں نے کسی سے ایسا نہیں کہا۔ نہ مجھے معلوم ہے کہ کسی اور نے کہا کہ الفضل میں بعض ایسے مضامین لکھے گئے ہیں جن سے بعد میں بہائی ازم کی تائید نکلے۔

عبد الجبار سے میری ملاقات اور گفتگو متعلق بہائی ازم ہوتی رہی۔ اسوقت کچھ اختلاف یا اتفاق ان کے ساتھ نہ کرتا تھا۔ علی گڈھ میں بھی ایک دو کتابیں دیکھی ہیں۔ میری بیوی کہتی ہے کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ تین بہائی نمازیں نہیں پڑھتی۔ ان نمازوں کی فرضیت کا ظہور اس وقت ہو گا۔ جب بیت العدل الاعظم قائم ہو گا۔ میں نے اپنی بیوی کو بہائی تذکروں کے وقت یہ بھی کہا تھا کہ کسی سے ذکر نہ کرنا۔ میرا ارادہ ہے کہ جس عقیدہ پر قائم ہو چکا ہوں۔ اس کو لوگوں تک پہنچاؤں۔ اگر حضرت خلیفۃ المسیح فرماویں کہ تم خاموش رہو۔ اور اس عقیدہ کا اوروں کے سامنے اظہار نہ کرو تو میں حالت موجودہ میں اس حکم کی تعمیل اسوقت تک کروں گا۔ جب تک کہ مجھے اس کے اظہار کی خواہش نہ پیدا ہو۔

سوال :۔ کیا آپ نے کوئی ارادہ و کوشش یا تجویز اس امر کے متعلق کی کہ بغیر عام اعلان کے کوئی اس امر کو قبول کر لے۔

جواب :۔ میں نے کوئی باقاعدہ کوشش نہیں کی بعض دوستوں سے تذکرہ ہوتا رہا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کیا حالات پیش آتے۔ ممکن تھا کہ میں اعلان کرتا ممکن تھا نہ کرتا۔ یاد نہیں کہ کسی کے سامنے بہائی تین نمازیں پڑھی ہوں۔ ہم نے دہلی سے کوئی کاتب کتاب لکھوانے کے لئے نہ منگوایا تھا۔ میرا دوست ہے۔ ملنے آیا تھا احمدی ہے۔ کتابت بھی کرتا ہے وہ کاتب یہاں دو تین ماہ رہا۔ میں نے اللہ دتا کو کہا تھا کہ یہ نوٹ بک کسی کو نہ دکھائیں جس سے کسی احمدی کو تکلیف ہو۔ اس واسطے میں نے اس کو مخفی رکھا کہ کوئی شخص اصل بات کو نہ سمجھ کر مسیح موعود کو بھی نہ چھوڑ دے۔

علمی پریس کا میں مالک ہوں ایک اور شخص بھی شریک ہیں جو بہائی ہیں۔ علی گڈھ میں جج صاحب کے ساتھ معمولی طور پر کبھی ذکر بہائی مذہب کا ہوا۔ پریس جاری کرنے میں منشاء تجارتی تھا کہ اس سے گذارا چل جائے اشاعت لٹریچر کا بھی خیال تھا کبھی ایسا خیال نہیں ہوا کہ اس پریس کو قادیان میں لایا جائے۔ وہ پریس پانچ چھ ماہ سے قائم ہے۔ الفضل میں جو مضامین لکھے تھے۔ اپنے نقطہ خیال سے لکھے تھے۔

یعنی بہاء اللہ بھی صادق۔ حضرت صاحب بھی صادق ہیں۔ مہدی الا عیسیٰ والی حدیث کو مانتا ہوں۔ اور اس کا مصداق بہاء اللہ کو جانتا ہوں۔ میں برہان الصحیح کے مناظر سے اس امر میں متفق ہوں۔ کہ مہدی اور مسیح دو شخص ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کی تحریر کے مطابق کہ مہدی بہت سے ہیں۔ از انجملہ مہدی ہند حضرت مرزا صاحب بھی۔

نزول ابن مریم کی حدیث بہاء اللہ کے متعلق ہے۔ ضمناً مرزا صاحب کے متعلق۔ لو کان الایمان معلقاً ... والی حدیث صاف طور پر بہاء اللہ کے متعلق ہے۔ کیونکہ وہ صاف طور پر فارسی تھے۔ اگر ثابت ہو جائے۔ کہ بہاء اللہ کا دعویٰ نہیں یا دعویٰ ہے۔ مگر دلائل نہیں۔ تو اب بھی اس خیال کو چھوڑنے کے واسطے تیار ہوں۔ میری بیوی نے کئی دفعہ ارادہ کیا۔ کہ بہائی نماز یاد کرے۔ مگر اب تک نہیں کی۔ میری بیوی نے جتنا احمدیت کو سمجھا تھا۔ اس سے زیادہ بہائی ازم کو سمجھا ہے۔ میں نے کتاب اقدس کے بعض حصے اپنی بیوی کو پڑھ کر سنائے ہیں۔ جتنا یقین احمدیت کو قبول کرنے کے وقت مجھے تھا۔ اتنا اب بہائی ازم پر ہے۔ دستخط محفوظ الحق علمی

بیان مہر محمد

مولوی محفوظ الحق صاحب نے مجھے کوئی کتاب بہائی ازم پر نہ دی نہ میں نے ان سے لی۔ البتہ ان کی بیٹھک میں میں نے ایک کتاب پڑی دیکھی۔ اور اٹھا کر پڑھی۔ میں بہائی نہیں ہوں۔ مجھے معلوم نہیں کہ مولوی محفوظ الحق صاحب بہائی ہیں یا نہیں۔ لیکن وہ اس کا مطالعہ رکھتے ہیں۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ وہ اس کے مکذب نہیں۔ وہ بہاء اللہ کے دعاوی الہام کو سچا سمجھتے ہیں۔ ان سے باتیں بہائی ازم پر ہوتی رہتی ہیں۔ میں ان کے ہاں کھانا کھاتا ہوں ہر قسم کی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ انہوں نے مجھے ایسا کہا ہے۔ کہ بہائی ازم کو سوچنا چاہئے۔ غور کرنا چاہئے۔ میرے سامنے کبھی اور کوئی آدمی ان کے پاس خصوصیت سے نہیں آیا۔ عام طور پر لوگ آتے ہیں محمد الدین اور حافظ عبدالرحمان دو طالب علم بھی پاس آتے ہیں وہ مولوی علمی صاحب بہاء اللہ کو راستباز سمجھتے ہیں۔ میں نے کبھی کوشش نہیں کی کہ بہاء اللہ کو جھوٹا کہوں۔ کیونکہ میں نے اس کے متعلق دیکھا نہ تھا۔ میں اس کو مفتری یا پاگل نہیں جانتا۔ میرے نزدیک اس کا دعویٰ صحیح ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ خدا کی طرف سے الہام پانے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور وہ سچا ہے۔ میں نے ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا۔ کہ بہاء اللہ افضل ہے۔ یا حضرت مرزا صاحب۔ بہاء اللہ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور میں اس دعویٰ میں ان کو سچا سمجھتا ہوں۔ میں بہاء اللہ کو نبی سمجھتا ہوں۔ اس نے تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ میں اس کو اس دعویٰ میں سچا سمجھتا ہوں۔ مجھے علم نہیں کہ قرآن شریف کے کچھ احکام منسوخ ہوئے ہیں۔ یا نہیں۔ جلسہ کے بعد سے میرے ایسے خیالات ہیں۔ کتاب مبین میں نے مولوی صاحب کے مکان پر دیکھی ہے۔ میں قرآن شریف کے تمام حکموں پر ایمان لاتا ہوں۔ اور ان پر عمل کرتا ہوں۔ مجھے معلوم نہیں کہ مولوی صاحب کا ارادہ کوئی کتاب لکھنے کا ہے ہاں ان کا یہ ارادہ ہے۔ کہ اس سارے معاملہ کو حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش کریں۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ اب تک مولوی صاحب نے اس کا اخفاء کیوں رکھا۔ ماسٹر اللہ دتا صاحب سے میری معمولی ملاقات ہے۔ سید عبداللہ سے میں واقف ہوں۔ میں نے ان کو کوئی کتاب مقالہ سیاح انگریزی نہیں دی۔ مسٹر حشمت اللہ کو بھیجنے کے واسطے میں نے کوئی کتاب نہیں دی۔ میں نے عبداللہ کو کتاب کلمات مکنونہ پڑھنے کے واسطے دی تھی۔ یہ کتاب مسٹر حشمت اللہ نے مجھے آگرہ میں دی تھی اور بہتوں کو بھی دی تھی میری ساتھ حشمت اللہ کی خط و کتابت نہیں۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ اللہ دتا نے روزے بہائی رکھے ہوں۔ میں روزانہ صبح عبداللہ کے مکان پر نہیں جاتا۔ کہیں اتفاقی ملاقات ہوتی ہے۔ پوشیدہ طاقتوں کا جلوہ گاہ جو مولوی محفوظ الحق صاحب لکھ رہے ہیں۔ میں نے نہ دیکھا۔ اور نہ پڑھا۔ یہ مجھے علم ہے۔ کہ وہ کچھ نوٹ کر رہے ہیں۔ میں نے ان نوٹوں کے لکھنے میں کچھ مدد نہیں کی۔ الفضل میں جو مضامین نکلے ہیں۔ ان کے متعلق کوئی خاص گفتگو مولوی علمی صاحب سے نہیں ہوئی۔ جب میں ٹری ڈوبل میں تھا۔ میری کوئی خط و کتابت علمی صاحب سے نہیں ہوئی۔ میرا فیصلہ متعلق بہاء اللہ کہ وہ مفتری نہیں۔ جلسہ سے بعد کا اور ٹری ڈوبل پر جانے سے قبل کا ہے۔ مولوی علمی صاحب نے کہا تھا۔ کہ یہ معاملہ اہم ہے۔ اس کے متعلق تحقیقات کرنی چاہیئے۔ میں نے کہا۔ جب کوئی کتاب نہیں۔ تو کیا تحقیقات کریں۔ اس پر وہ کتاب مبین ماسٹر نواب الدین سے لائے اور میں نے پڑھی۔ جنوری میں پڑھی۔ بہاء اللہ کی تصنیف ہے۔ جو رسالہ میں آگرہ سے لایا۔ میں نے پڑھا۔ وہ تراجم اقوال بہاء اللہ ہیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ اگر اس سے قبل بات کھل کر مولوی صاحب کا خیال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوتا۔ تو اچھی بات تھی۔ میرے سامنے مولوی محفوظ الحق صاحب نے کبھی حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ مولوی محفوظ الحق علمی صاحب یہ سمجھتے ہیں۔ کہ بعد قرآن نئی شریعت آ سکتی ہے۔ مولوی محفوظ الحق صاحب نے میرے علم میں کبھی کوئی ایسا کام نہیں کیا۔ جو بہائی مذہب کے مطابق اور خلاف اسلام ہو۔ انہوں نے سود کے متعلق یہ کہا ہے۔ کہ قرآن شریف سے ایسا ثابت نہیں ہوتا۔ جیسا کہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ قطعاً بند ہے۔ انہوں نے تعدد ازدواج کے متعلق یہ رائے دی ہے۔ کہ تعدد ازدواج نہیں چاہیئے۔ پردے کے متعلق بھی وہ اس سختی کے قائل نہیں۔ جو مروج ہے۔ مولوی صاحب کے ساتھ قیامت کے وجود کے متعلق کبھی گفتگو نہیں ہوئی۔

شیخ یعقوب علی صاحب نے فہرست مضامین پوشیدہ طاقتوں کا جلوہ گاہ دکھائی۔ اور سوال کیا کہ ان مضامین کے متعلق آپ کو کیا علم ہے۔ مہر محمد خاں صاحب نے جواب دیا۔ کہ ان میں سے بعض کے متعلق مولوی محفوظ الحق صاحب سے گفتگو ہو چکی ہے۔ ان میں سے نفخ صور۔ معیار صداقت۔ انتشار روحانیت

تار کا پتہ — إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ۱ر

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں دوبار

ایڈیٹر - غلام نبی

نمبر ۸۴-۸۵ | مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۲۴ء | یوم جمعہ | مطابق ۲۳ رمضان ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے۔

رمضان کے آخری عشرہ کے لئے مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ میں بہت سے احباب معتکف ہوئے ہیں

چونکہ چودھری نصر اللہ خان صاحب نے بارادہ حج رخصت حاصل کی ہے۔ اس لئے ناظر اعلیٰ جناب مولوی شیر علی صاحب مقرر ہوئے۔

جناب چودھری فتح محمد خان صاحب ایم اے نے نظارت دعوت و تبلیغ کا چارج لے لیا ہے اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نظارت تعلیم و تربیت کے انچارج ہوئے ہیں ؛

الفضل کے خلاف ہتک عزت کا مقدمہ خارج

ہندو مجسٹریٹ صاحب کا منصفانہ فیصلہ

جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء کا زیر پیروی

۲۲ اپریل کو جناب رائے بہادر لالہ برکت رام صاحب آنریری مجسٹریٹ درجہ اول گوجرانوالہ کی عدالت میں اس مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا۔ جس کا ذکر آریہ اخبارات میں احمدیہ جماعت کی مخالفت کی وجہ سے ان عنوانوں سے ہوتا رہا کہ "اخبار الفضل قادیان پر ازالہ حیثیت عرفی کا سنسنی خیز مقدمہ"۔ "احمدیہ جماعت میں ایک نہایت ہی سنسنی خیز مقدمہ کی سماعت" اور جیسے ہندوستان کے بہت سے ہندو مسلم اردو بلکہ انگریزی اخبارات نے بھی آریہ اخبارات کی نقل کر کے "احمدیہ جماعت کے ایک برگزیدہ رہنما" کا "الفضل" کے خلاف "ہتک عزت کا مقدمہ" قرار دیا تھا مختلف آریہ اخبارات کے صفحات اس مقدمہ کے متعلق ایک ہی دماغ سے نکلی ہوئی اطلاعات۔ ایک ہی قسم کے الفاظ میں شائع کرنے کے لئے کھلے تھے اور نہ صرف یہی بلکہ ایڈیٹوریل مضامین بھی اس کی تائید اور حمایت میں لکھے گئے اور یہاں تک شائع کیا گیا کہ :

"اس مقدمہ سے تمام احمدیہ جماعت میں سنسنی چھا رہی ہے۔ اور ہلچل مچ رہی ہے"

ہمارے نزدیک اس مقدمہ کی جو حیثیت تھی وہ ہم نے اسی وقت ظاہر کر دی تھی۔ چنانچہ لکھا تھا :-

"ہمارے نزدیک یہ مقدمہ ایسا معمولی اور ادنیٰ درجہ کا ہے کہ خبر کے طور پر بھی الفضل میں شائع کرنا پسند نہ تھا" (الفضل ۲۰ اکتوبر)

وحدت احکام کے متعلق تذکرہ ہؤا ۔ منشی اللہ دتا عمر کے خط کو میں نہیں پہچانتا ۔ برہان صریح میں نے غلام رسول صاحب اور ماسٹر نذیر احمد صاحب کو پڑھنے کے لئے دی ۔ ماسٹر صاحب کے ساتھ بہائی مذہب کا ذکر ہؤا تھا ۔ تب کتاب دی تھی ۔ عیدا دھوبی کے مکان پر جہاں ماسٹر اللہ دتا رہتے ہیں اور علمی صاحب ایک دفعہ رات کو گئے تھے ۔ عشاء سے تھوڑا بعد ۔ غالباً عشاء کے وقت ۔ مولوی صاحب کو ان سے ملنا تھا ۔ میں بھی ساتھ چلا گیا ۔ ماسٹر اللہ دتا وہاں حضرت صاحب کی کتابیں پڑھ رہے تھے ۔ مولوی اللہ دتا کے پاس جو نوٹ بک ہے ۔ میں نے دیکھی ہے ۔ ۱۹ مارچ سے میں نے کوئی روزہ نہیں رکھا

(دستخط) مہر محمد خاں شہاب

ان بیانات کے بعد تجویز ہوئی ۔ کہ مہر محمد خاں کو دوبارہ بلا کر موقع دیا جائے ۔ کہ اگر اسے کچھ تردد ہو ۔ تو سمجھایا جائے ۔ اس پر جو کارروائی ہوئی ۔ وہ یہ ہے ۔

(نوٹ) مہر محمد خاں کو دوبارہ بلا کر پوچھا گیا ۔ کہ اگر وہ کسی حالت تردد میں ہو ۔ تو اس کو سمجھایا جائے اس نے کہا ۔ کہ میں فیصلہ کر چکا ہوں ۔ اور میں اس پر کچھ بحث و گفتگو کرنا نہیں چاہتا ۔ اور مولوی محفوظ الحق صاحب کا سارا بیان مہر محمد خاں کو سنایا گیا ۔ اور اس نے اس کی تائید کی ۔ اور کہا میں بہاء اللہ کو راستباز سمجھتا ہوں ۔ جو کچھ اس نے کہا ۔ میں سب مانتا ہوں ۔

بیان اللہ دتا

میرا نام عبد الصمد ہے ۔ میرا سابق نام اللہ دتا ہے ۔ میں بہائی نہیں ہوں ۔ میں بہاء اللہ کو اسکے دعاوی میں نہ سچا سمجھتا ہوں اور نہ جھوٹا ۔ کیونکہ میری تحقیقات ابھی نامکمل ہے ۔ آج میں نے چپ کا روزہ رکھا ہؤا ہے ۔ جو کہ میرے ذاتی خیال کے ماتحت ہے ۔ نہ کہ کسی تعلیم کے ماتحت ۔ میں بہائی مذہب کی طرف مائل نہیں ہوں ۔ مولوی علمی کے مائل ہونے کا مجھے علم نہیں ہے ۔ میں اس بات کا قائل ہوں ۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد شرعی نبی بھی آسکتا ہے ۔ لیکن کوئی ایسا نبی آج تک مبعوث نہیں ہؤا ۔ لیکن بہاء اللہ کا دعویٰ قابل غور ہے ۔ میں حضرت مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتا ۔ میں ان کو مسیح اور نبی دونوں مانتا ہوں ۔ حضرت مرزا محمود احمد صاحب کو ان کا سچا جانشین مانتا ہوں ۔ اگر وہ کہیں کہ بہاء اللہ کا دعوےٰ غلط ہے ۔ تو میں مرزا محمود احمد صاحب کی بات کو نہیں مانونگا ۔ جب تک کہ میری تحقیقات مکمل نہ ہو ۔ میں اس وقت تک کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ میں بہاء اللہ کو مفتری نہیں کہہ سکتا میں اسکو پاگل بھی نہیں کہتا یا سمجھتا ۔ یہ مسئلہ کہ اسلام کا کوئی مسئلہ قابل نسخ ہے ۔ اگرچہ قابل غور ہے ۔ لیکن ابھی تک جو میں نے غور کیا ۔ وہ یہی ہے ۔ کہ دور اسلام ختم ہے ۔ میں مصلحتاً اب اسلامی کام کرتا ہوں ۔ مصلحت یہ ہے کہ تحقیقات مکمل نہیں ۔ اور نامکمل تحقیقات کی حالت میں فتنے کا اندیشہ ہے ۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی پیشگوئی کی نسبت یہ نہیں سمجھتا کہ وہ پوری نہیں ہوئی ۔ میں مسیح موعود اور مہدی دو اشخاص کو سمجھتا ہوں ۔ میں حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود سمجھتا ہوں لیکن مہدی موعود نہیں سمجھتا ۔ میں حضرت صاحب کو ظلی مہدی موعود سمجھتا ہوں میں حدیث لا مھدی الا عیسیٰ کو سچا نہیں سمجھتا میں حضرت مرزا صاحب کو ظلی مسیح اور ظلی مہدی سمجھتا ہوں شاید بات میری تحقیق کی رو سے ہے ۔ اور اس وقت تک میرا یہ خیال ہے ۔ کہ اصل مسیح اور اصل مسیح اور اصلی مہدی کوئی اور ہیں جنکا مرزا صاحب ظل ہیں خواہ وہ حضرت باب یا بہاء اللہ ہی ہیں ۔ یا کوئی اور ہے ۔ اصل پہلے ہوتا ہے ۔ اور ظل بعد میں ۔ اصلی مسیح موعود و مہدی موعود پہلے گذر چکے ہیں ۔ جن کے مرزا صاحب ظل تھے ۔ اور مصدق بھی تھے ۔ حضرت مرزا صاحب کی تحریروں سے یہ نکلتا ہے ۔ کہ وہ اصل مہدی فارس میں ہو چکا ہے ۔ مرزا صالح علی کو میں جانتا ہوں ۔ سید محمد عبد اللہ کو بھی جانتا ہوں ۔ اسکو میں نے کتاب برہان الصریح پڑھنے کے لئے دی تھی ۔ مولوی محفوظ الحق صاحب علمی نے مجھے یہ کتاب دی تھی ۔ ان کے پاس میں نے دیکھی ۔ پھر مانگ کر میں نے پڑھ لی تھی اس سے پہلے وہ کتاب میں نے ماسٹر نواب الدین صاحب سے لے کر پڑھی تھی ۔

میں مولوی علمی صاحب کو ملنے کے لئے ملکانہ سے ان کے واپس آنے پر ان کو ملنے گیا تھا ۔ تو وہ کتاب ان کی میز پر پڑی تھی ۔ صرف یہی ایک کتاب پڑھی تھی ۔ انہوں نے مجھے یہ نہیں کہا تھا ۔ کہ یہ کتاب کسی اور کو نہ دکھانا ۔ وہ کتاب میرے پاس صرف ایک روز رہی تھی ۔ دیکھ کر واپس کر دی تھی ۔ پھر اس کے کئی ہفتے بعد وہ کتاب دوبارہ میں لایا تھا ۔ اور راستے میں پڑھتا جا رہا تھا ۔ کہ سید عبد اللہ نے راستے میں مجھ سے وہ لیلی تھی ۔ چونکہ اس میں حضرت اقدس کی کتب کے حوالے تھے ۔ اور میں حضرت صاحب کی کتب کا مطالعہ کر رہا تھا ۔ اس لئے میں یہ دیکھنے کے لئے لایا تھا ۔ کہ اس میں کہاں تک صحیح حوالہ جات آئے ہیں ۔ میں عیدا دھوبی کو جانتا ہوں ۔ اسکے گھر میں ہی میں رہتا ہوں ۔ میں نے عیدا دھوبی کو بہائی مذہب کے مطابق نماز لکھ کر دی تھی ۔ لیکن میں نے خود وہ نماز یاد نہیں کی ۔ وہ بہائیوں کی نماز ہے میں نے نماز لکھ کر دی تھی ۔ وہ کتاب جس میں نماز تھی ۔ وہ ماسٹر نواب الدین صاحب سے لی تھی ۔ اور ان کے ولایت جانے کے بعد میں نے عیدا کو لکھ کر دی ۔ میں نے اس میں سے یہ حصہ نقل کر لیا ہؤا تھا ۔ وہ کتاب ماسٹر نواب الدین صاحب لے گئے تھے ۔ میں نے خود یاد کرنے کے لئے نقل کرنی تھی ۔ میں نے صالح علی کو برہان الصریح نہیں دی تھی ۔ قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ میں نے دیکھا ہے ۔ وہ مولوی علمی صاحب کے نوٹ ہیں ۔ اس کتاب میں حضرت صاحب کی کتابوں کے حوالے خاص خاص مضامین پر جمع کئے گئے ہیں ۔ لوح محفوظ بھی اس کا نام ہے اس کے بیالیس باب ہیں ۔ فہرست باب الابواب بخش شیخ یعقوب علی صاحب اسی کتاب لوح محفوظ کی فہرست کی نقل ہے ۔ مجھے علم نہیں کہ میثاق کس بات کا

491

ام ہے۔ میثاق بہاء کو میں جانتا ہوں۔ پرچہ کا غذ جو نیخ یعقوب علی صاحب نے پیش کیا۔ جس پر یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ "کون صاحب ہیں کیا کام ہے۔ معاف فرمائیں میں نہ بول سکتا ہوں نہ باہر جا سکتا ہوں"۔ یہ میرے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اب قرآنی طاقتوں کی جلوہ گاہ میں نے سید عبد اللہ کو دکھائی تھی۔ مہر محمد خاں کو میں نے نہیں دکھائی۔ وہ کتاب میں نے مولوی علی سے لی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ یہ کتاب کسی کو نہیں دکھانی۔ میں نے وہ کتاب علی صاحب سے لی تھی وہ کتاب لکھ رہے تھے۔ اس میں بہت سے نوٹ حضرت صاحب کی کتابوں کے تھے۔ اور مختلف نوٹ تھے۔ اس لئے میں نے ان سے شوقیہ عرض کی کہ مجھے بھی مطالعہ کی اجازت دیجئے۔ انہوں نے فرمایا۔ اچھا دیکھ لیجئے۔ میں وہ کتاب دیکھ رہا تھا۔ کہ اتفاقیہ سید عبد اللہ بھی آ گئے۔ اور میں نے کتاب بند کر لی۔ پھر ان کے اصرار اور پُر زور اصرار پر ان کو دکھائی پڑی۔ کتاب عمدۃ التنقیح در رد دعوت مہدی و مسیح میرے پاس ہے۔ وہ بہائی مذہب کی نہیں ہے۔ وہ ایک احمدی اور بابی کا مناظرہ ہے۔ وہ میں نے ماسٹر علی محمد صاحب اظہر کو دی تھی۔ یہ رقعہ اگزبٹ ۳۳ بنام محمد علی اظہر میرا ہی قلمی ہے۔ اس رقعہ میں جس نوٹ بک کا ذکر ہے۔ وہ میری اپنی نوٹ بک ہے۔ میں وہ دے نہیں سکتا۔ صرف دکھا سکتا ہوں۔ میں نے محمد علی کو ہدایت دی تھی۔ کہ یہ کتاب کسی کو دکھانا نہیں۔ جلد واپس کر دینا۔ غالباً یہ میں نے نہیں کہا تھا۔ کہ یہ کتاب کسی کو دکھانا نہیں۔ وہ کتاب میرے پاس عیدے دھوبی کے گھر جب میں کھانا کھا رہا تھا واپس آئی تھی۔ فضل الدین کمہار ساکنہ کوٹھی افغاناں کو میں جانتا ہوں۔ اس کے ساتھ بھی میں نے خود اپنی مسائل کا ذکر کیا تھا۔ وہ بہائی مذہب کے مسائل تھے۔ مہر محمد خاں صاحب اور مولوی علی صاحب میرے مکان پر غالباً رات کے وقت میرے پاس عیدے والے مکان میں آ گئے تھے۔ جب کہ میں بائبل کا مطالعہ کر رہا تھا۔ آٹھ ساڑھے آٹھ کا وقت تھا۔ قریباً پندرہ منٹ تک وہ میرے پاس ٹھہرے۔ مطالعہ وغیرہ کے متعلق ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ کہ کون کونسی کتاب کا مطالعہ ہو چکا ہے۔ شاید مہر محمد خاں نے بھی گفتگو میں کچھ حصہ لیا ہو۔ یاد نہیں صالح علی میرے پاس کئی دفعہ آیا تھا۔ اس کی بابت میں نے مسیح موعود کے ابن فارس ہونے یا نہ ہونے کے متعلق کئی دفعہ گفتگو کی تھی۔ اب مجھے یاد آ گیا ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کا ابن فارس ہونے کا دعویٰ صرف الہام کی بنا پر ہے۔ اور بہاء اللہ کا دعوے ابن فارس ہونے کا واقعات کی بنا پر ہے۔ یہ بات میں نے کئی اشخاص کو کہی ہے۔ ماسٹر محمد علی اظہر کے سوا اور کوئی یاد نہیں پڑتا۔ فضل الدین سے بھی یہ ذکر میں نے کیا تھا۔ عیدے کے مکان پر تو یہ باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ میری نوٹ بک میں چار صد سے زائد حوالے ہیں۔ میں نے سید عبد اللہ سے کسی بیت العدل کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ کلمات مکنونہ میں نے سید عبد اللہ سے لے کر دیکھی تھی۔ اس نے غالباً مہر محمد خاں سے لی تھی۔ سید عبد اللہ نے مجھے یہ نہیں کہا۔ پھر کہا۔ کہ یاد پڑتا ہے۔ کہ اس نے کہا تھا۔ کہ ایسا معاملہ حضرت صاحب کے پاس پیش کر دو۔ میں نے اس کو یہ جواب دیا تھا۔ کہ اس طرح بات کھل جانے کا اندیشہ ہے۔ اوّل ہمارے پاس بابی مذہب کا پورا لٹریچر ہو۔ پھر نقدی۔ پریس اور مکان ہو۔ تاکہ ہم کسی کے دست نگر نہ ہیں۔ اسی سلسلے میں شاید یہ بات بھی ہوئی تھی۔ کہ ہمارا ایک پریس علی گڑھ میں ہے۔ اس جگہ بھی ہونا مفید ہے۔ یاد نہیں کہ پریتم سنگھ کے پاس راولپنڈی میں جانے کے متعلق میں نے اس سے کوئی ذکر کیا تھا یا کہ نہیں۔ غالباً یہ بات میں نے عبد اللہ کو کہی تھی۔ کہ جس دن لوح محفوظ چھپ جائے گی۔ وہ احمدی جماعت کے واسطے ماتم کا دن ہوگا۔ مستری قادر بخش یا اس کے لڑکے کو میں نے کوئی تبلیغ بہائی مذہب کی نہیں کی۔ صرف معمولی گفتگو اس سے ہوئی تھی۔ اس وقت سید عزیز الرحمٰن نے ماسٹر علی محمد صاحب۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کو مخاطب کر کے یہ کہا تھا۔ کہ میں ابھی حضرت صاحب کو ایک پرچہ لکھ کر بھیجوں گا۔ تو یہ بہاء اللہ بیٹھ جائیگا میں نے اظہر صاحب کو یہ کہا تھا۔ کہ میں نے کتاب اقدس پڑھی ہے۔ اس میں بہاء اللہ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ انہوں نے مجھ سے وہ کتاب مانگی۔ لیکن میں نے کہا۔ کہ ماسٹر نواب الدین لے گیا ہے۔ ماسٹر اظہر نے اصل کتاب اقدس کا مطالبہ مجھ سے کیا تھا۔ تو میں نے اس کو کتاب مہیا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اگزبٹ ۳۲ میں جس کتاب کے بھیجنے کا وعدہ میں نے کیا ہے۔ وہ المعیار الصحیح ہے۔ وہ مصطفیٰ رومی کی کتاب ہے۔ قاضی عبد الرشید دوکاندار ڈلے والے کو جانتا ہوں۔ اس کے پاس سے میں تشحیذ کا ایک نمبر لایا تھا۔ اس رسالے میں بہاء اللہ کے خلاف ایک مضمون تھا۔ میں نے اسی پر اس کے جواب کے نوٹ لکھ دیئے تھے۔ وہ رسالہ میں نے واپس نہیں کیا تھا۔ وہ نوٹوں والا رسالہ میرے پاس موجود ہے۔ اس کا بدل واپس کر دیا تھا۔ اس سے بھی میرا تبادلہ خیالات ہوتا رہتا تھا۔ قاضی عبد السلام صاحب کو میں جانتا ہوں۔ ان سے میری خط و کتابت نہیں ہے۔ مولوی ظل الرحمان صاحب سے بھی کوئی تبادلہ خیالات نہیں ہوا۔ میں کتب برہان الصریح۔ عمدۃ التنقیح دے نہیں سکتا کیونکہ وہ مولوی محفوظ الحق صاحب کی ہیں میں نہیں دے سکتا۔

ایم عبد الصمد عمر۔ احمدی اللہ دتا

قادیان میں مذہبی آزادی

ان بیانات کے سنانے کے بعد میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ جیسا کہ یہاں تمام لوگ جانتے ہیں۔ کسی جگہ بھی دنیا میں غیر مذاہب کے لوگوں کو اس طرح امن سے رہنے کا موقعہ نہیں دیا جاتا۔ جیسا کہ ہم یہاں دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا۔ عبد الجبار ایک شخص کئی ماہ یہاں رہ گیا۔ وہ بہائی مذہب کی تبلیغ کرتا رہا۔ اور ہم اسے کھانا کھلاتے رہے۔ اور اسے اپنے ہاں مہمان رکھا ہر طرح عزت کی۔ حالانکہ وہ مجھے ایک دن بھی ملنے نہیں آیا۔ یہ بات اس امر پر دلالت کرتی ہے۔ کہ اس کے آنے کا منشا یہ نہ تھا۔ کہ ہم سے کچھ سیکھے۔ یا تبادلہ خیالات کرے۔ کیونکہ وہ اگر اس لئے آتا۔ تو اس کا فرض تھا۔ کہ مجھ سے ملتا

مگر وہ میرے پاس نہ آیا۔ اور جب کبھی اسے درس میں لایا گیا۔ تو بھی مجھ سے نہ ملا۔ پھر جب لوگوں نے اسے کہا۔ کہ تم دوسروں سے گفتگو کرتے ہو۔ خلیفۃ المسیح سے کیوں نہیں کرتے۔ تو اس نے مجھے چٹھی لکھی۔ کہ میں ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا کرو۔ مگر مسجد میں ملاقات ہوگی۔ اس کا اس نے انکار کر دیا۔ وہ الگ ملنا چاہتا تھا۔ تا کہ لوگوں پر اس کے خلاف اثر نہ ہو۔ اور جو چاہے۔ کہتا پھرے۔ تو ایک ایسا شخص جو ہمارے مخالف مذہب کا تھا ہمارے گھر بیٹھ کر لوگوں کو ورغلاتا رہا۔ ہم اس کو کھانا دیتے رہے۔ اس کی عزت کی۔ اسے مہمان رکھا۔ کئی لوگوں نے کہا بھی کہ یہ لوگوں کو ورغلاتا ہے۔ اسے نکال دیں۔ لیکن میں نے کہا۔ اگر لوگ ایسے کچے ہیں۔ کہ ایک بابی ان کو ورغلا سکتا ہے۔ تو انہیں کون روک سکتا ہے۔ تم اپنا کام کرو۔ وہ اپنا کام کرتا ہے۔ تو ہم اس سے نہیں ڈرتے کہ کوئی ہمارے خلاف بات کرے۔ بلکہ ہم تو بلا بلا کر اپنی مسجد اور مدرسہ میں آریوں اور سکھوں کے لیکچر کرواتے رہے ہیں۔

ناراضگی کی وجہ

اگر ان کے دلوں میں تغیر ہوا تھا۔ تو یہ ہمارے لئے کوئی ناراضگی کی وجہ نہیں۔ مگر ایک وجہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے کسی مذہب کے اصول کی پابندی نہیں کی۔ یہ ایسے کام پر مامور تھے۔ جو ہمارے مذہب کی اشاعت کے لئے مخصوص ہیں۔ جیسے اخبار الفضل اور فاروق۔ مگر اس کو جانتے ہوئے ان کاموں میں انہوں نے ملازمتیں کیں۔ اور اپنی کاروائیوں کو خفیہ جاری رکھا۔ اور اپنی حالت کو ظاہر نہیں کیا۔ دنیا میں گندے سے گندے مذہب موجود ہیں۔ مگر یہ ایسی بد اخلاقی انہوں نے دکھلائی۔ جس مذہب کے لئے انہوں نے ایسا کیا ہے۔ وہ گندگی سے بھی گرا ہوا ہے۔ عیسائی حضرت مسیح کو خدا مانتے ہیں۔ ہندو بت پرستی کرتے ہیں۔ اور سکھ شریعت سے جدائی رکھتے ہیں۔ یہودی رسول کریم کو گالیاں دیتے ہیں۔ زرتشت آتش پرستی کرتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ انسانی دائرے سے نہیں گر جاتے۔ کیونکہ اس طرح وہ اخلاقی جرائم کے مرتکب نہیں ہوتے۔ مگر ان لوگوں نے مذہب کی تبدیلی ہی نہیں کی۔ بلکہ انہوں نے اخلاق سے گرا ہوا کام کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ باوجودیکہ بہائی خیال رکھتے تھے۔ ان اخبارات میں کام کرتے رہے۔ جن کی غرض یہ ہے۔ کہ احمدی عقائد کو پھیلائیں۔ جو بہائیوں کے قطعاً خلاف ہیں۔ اور یہ جانتے ہوئے۔ کہ ہم غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ انہوں نے اپنے عقائد کو چھپایا اور احمدیوں کو نمازیں پڑھائیں۔ حالانکہ لاکھ درجہ بہائیوں سے غیر احمدی اچھے ہیں۔

بہائی مذہب کا گند

میرے نزدیک اس مذہب کے سچے یا جھوٹے ہونے کے لئے یہی دیکھنا کافی ہے۔ کہ اسے قبول کر کے انسان اس قدر گندا ہو جاتا ہے۔ کہ اسے یہ بھی تمیز نہیں رہتی۔ کہ اس کے انسانی اخلاق کس قدر گر گئے ہیں۔ اور یہ مذہب ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ میں اپنے لیکچروں میں بتاؤں گا۔ ان کا خلیفہ ووکنگ میں خواجہ کمال الدین صاحب کے پیچھے نماز پڑھ آیا۔ امریکہ میں یہ لوگ کہتے ہیں۔ عیسےٰ سب سے بڑے انسان گذرے ہیں۔ مسلمان ملکوں میں یہ کہتے ہیں۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے انسان تھے۔

غرض ان پر یہ الزام ہے۔ کہ انہوں نے اخلاق سے گری ہوئی باتیں کیں۔ انسان جو معاہدہ کرتا ہے۔ اسے توڑ بھی سکتا ہے۔ مگر دیکھو اسلام نے کیسی اعلیٰ تعلیم دی ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ جب معاہدہ توڑو تو پہلے اس کے متعلق اطلاع دو۔ جب ایک شخص اقرار بیعت کرتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے کہ اگر توڑتا ہے۔ تو توڑنے کی اطلاع دے۔ مگر انہوں نے نہ دی۔ اور ان کے بیانات سے یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ جو عہد انہوں نے کیا تھا۔ اس کو انہوں نے توڑا۔ اور مہینوں توڑتے چلے گئے۔ غرض ہم میں ملکر ہم میں رہکر اور ہم میں اپنے آپ کو شامل کر کے وہ باتیں انہوں نے کیں۔ جو کسی طرح انہیں شامل نہیں رکھ سکتیں۔

حضرت مسیح موعود کو ماننے کا ادعا

وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود کو بھی سچا سمجھتے ہیں۔ مگر حضرت صاحب تو لکھتے ہیں۔ کہ جو قرآن کے ایک شعشعہ کو بھی مٹائے وہ کافر ہے۔ اور اگر میں مٹاؤں تو میں بھی کافر ہوں۔ مگر یہ ایک طرف ان کو سچا کہتے ہیں۔ اور ایک طرف اس کی صداقت کا اظہار کرتے ہیں۔ جو شریعت کو۔ نماز کو۔ روزوں کو۔ حتیٰ کہ قرآن کو منسوخ قرار دیتا ہے۔ اور نئی شریعت لانے کا مدعی ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ احمدیوں کو دھوکا دینے کے لئے یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ہم حضرت صاحب کو سچا سمجھتے ہیں۔ پھر حضرت مرزا صاحب اس کے بعد آئے اور جو نئی شریعت کا مدعی ہے۔ وہ آپ سے پہلے گذر چکا ہے۔ مگر عجیب بات ہے۔ کہ خدا اپنے راستباز اور ملہم (یعنی حضرت صاحب) کو نہیں بتاتا۔ کہ نئی شریعت آگئی ہے۔ اور اسلامی شریعت منسوخ ہو چکی ہے۔ اور اگر بتاتا ہے۔ تو وہ منافقت سے چھپائے رکھتا ہے اور لوگوں کو بتاتا نہیں۔

اسلام اور حضرت مسیح موعود

حضرت صاحب اپنی کتاب کشتی نوح میں فرماتے ہیں:-

"کہ قرآن شریف پر شریعت ختم ہو گئی" ص ۲۲

پھر صفحہ ۲۴ پر تحریر فرماتے ہیں:-

"میرا مذہب یہ ہے۔ کہ تین چیزیں ہیں کہ جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا نے تمہیں دی ہیں۔ سب سے اول قرآن ہے* جس میں خدا کی توحید اور جلال

---

* "دوسرا ذریعہ ہدایت کا سنت ہے۔ یعنی وہ پاک نمونے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل اور عمل سے دکھلائے۔ مثلاً نماز پڑھ کے دکھلائی کہ یوں نماز چاہیئے۔ اور روزہ رکھ کر دکھلایا۔ کہ یوں روزہ چاہیئے۔ اس کا نام سنت ہے۔ یعنی روش نبوی جو خدا کے قول کو فعل کے رنگ میں دکھلاتی ہے۔ سنت اسی کا نام ہے۔ تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے جو آپ کے بعد آپ کے اقوال جمع کئے گئے۔ اور حدیث کا رتبہ قرآن اور

اور ظلمت کا ذکر ہے۔ اور جس میں ان اختلافات کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جو یہود اور نصاریٰ میں تھے۔ جیسا کہ یہ اختلاف اور غلطی کے عیسیٰ ابن مریم صلیب کے ذریعہ قتل کیا گیا۔ اور وہ لعنتی ہوا۔ اور دوسرے نبیوں کی طرح اس کا رفع نہیں ہوا۔ اسی طرح قرآن میں منع کیا گیا ہے۔ کہ بجز خدا کے تم کسی چیز کی عبادت نہ کرو۔ نہ انسان کی نہ حیوان کی۔ نہ سورج کی نہ چاند کی۔ اور نہ کسی اور ستارہ کی۔ اور نہ اسباب کی اور نہ اپنے نفس کی سو تم ہوشیار رہو۔ اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ الخیر کلہ فی القرآن۔ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں۔ جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے۔ جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی ہے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی۔ اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی۔ تو وہ ہلاک نہ ہوتے۔ اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی۔ اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی۔ تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو۔ جو تمہیں دی گئی۔ کہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا۔ تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے۔ جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں "

یہ وہ تعلیم ہے۔ جو حضرت مسیح موعود بہاءاللہ کے مرنے کے بعد دے رہے ہیں۔ اور آپ کا عمل بھی ظاہر ہی تھا۔ ان حالات میں یہ خیال ایک منٹ کے لئے بھی درست نہیں ہو سکتا۔ کہ حضرت مسیح موعود اور بہاءاللہ جمع ہو سکتے ہیں۔ یہ خیال ایسا ہی ہے جیسے تاریکی اور روشنی کو رات اور دن کو جمع کیا جائے۔

صداقت کے اظلال

حیرت ہے۔ کہ ان لوگوں کو جنہوں نے کئی نشان دیکھے کیونکر ٹھوکر لگ گئی۔ کوئی صداقت ایسی نہیں جو ظل نہیں چھوڑتی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کے اظلال دیکھے۔

بہاءاللہ کے خلیفہ کو مقابلہ پر لاؤ

حضرت مسیح موعود کے اظلال میں سے ایک میں ہوں۔ کہ جس پر خدا نے ایسے کلام نازل کئے۔ جو وقت پر پورے ہوئے۔ اور آج بھی میں کہتا ہوں۔ لاؤ میرے مقابلے میں عبدالبہا کے خلیفہ کو۔ اور پھر دیکھیں۔ خدا تعالیٰ کس کی صداقت ظاہر کرتا ہے۔ میں نے رنگون ایک شخص کو لکھا تھا۔ کہ لاؤ بہائی خلیفہ کو۔ مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ اللہ تعالیٰ جس طرح ہم پر باتیں کھولتا ہے۔ اس کی ایک دو تازہ مثالیں پیش کرتا ہوں۔ میں نے اسی مسجد میں کھڑے ہو کر گذشتہ فروری میں ایک خطبہ جمعہ پڑھا تھا۔ جس میں کہا تھا۔

گمراہ ہونے والوں کا ذکر ایک خطبہ جمعہ میں

"اس عظیم الشان اجتہاد کے بعد جو الحمد سے ہوتی ہے کہتا ہے۔ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ کہ خدایا مجھ پر غضب نہ نازل کرنا۔ اور ایسا نہ ہو۔ کہ میں تیری رضا کی راہ سے بہک جاؤں۔

لوگ کہتے ہیں۔ اور سچ کہتے ہیں۔ کہ علم و معرفت سے انسان ہلاکت سے بچتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں اور سچ کہتے ہیں۔ کہ جس جنگل میں شیر ہو۔ وہاں کوئی نہیں جاتا۔ یا جس جنگل میں ڈاکہ پڑتا ہو۔ وہاں سے لوگ بغیر حفاظت کے نہیں گذرتے۔ پھر باوجود عرفان حاصل ہونے کے سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کیوں فرمایا۔ عرفان کے بعد غضب اور ضلالت کا کیا خوف۔ مگر میں کہتا ہوں۔ یہ سچ ہے۔ کہ عرفان کے بعد اس کا خوف نہیں ہوتا۔ لیکن یہ بھی تو حقیقت ہے۔ کہ عرفان کھویا بھی جاتا ہے۔ پس اعلیٰ سے اعلیٰ عرفان اور علم کسی کو مطمئن نہیں کر سکتا۔ کہ وہ غضب اور ضلالت سے بالکل مصئون ہو گیا۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ ایک شخص کو عرفان اور علم ہو۔ مگر وہ اس سے چھینا جائے۔ یا کھویا جائے۔

عرفان کھوئے جانے کی مثال

دنیا میں دیکھ لو۔ ایک انسان دوسرے کو ملتا ہے۔ اس حال میں کہ وہ دونوں ایک لمبا عرصہ جدا رہتے ہیں۔ جب وہ ملتا ہے۔ تو کہتا ہے کیا آپ نے مجھے پہچانا۔ وہ کہتا ہے۔ نہیں۔ تو وہ کہتا ہے۔ کہ میں اور آپ اکٹھے کھیلتے اور پڑھتے رہے ہیں۔ وہ کہتا ہے۔ کہ ابھی تک میں نے آپ کو نہیں پہچانا۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ بہت کچھ تعارف سابقہ کی باتیں بتانے کے بعد بھی ایک شخص یہی کہتا ہے۔ کہ افسوس میں نے آپ کو اب تک نہیں پہچانا۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ علم اور عرفان مٹائے بھی جاتے ہیں۔

ہدایت کے بعد ضلالت

اور اس سے یہ بھی

ثابت ہو گیا۔ کہ یہ جو کہا جاتا ہے۔ کہ فلاں شخص مخلص تھا۔ بڑا خادم تھا۔ اس کو کیونکر ٹھوکر لگ گئی۔ اس کو ٹھوکر اسی وقت لگتی ہے۔ جب اس کا اخلاص کھویا جاتا ہے یا مٹ جاتا ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ صحیح راستہ معلوم ہونے کے باوجود لوگ راستہ سے ہٹ جایا کرتے ہیں۔ محبت کو اختیار کر کے بھول بھی جایا کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق۔ جب عمر بڑھتی ہے۔ تو قوٰی میں کمزوری آجاتی ہے۔ پس جس طرح عمر میں بوڑھاپا آنے سے علوم میں کمی آجاتی ہے۔ اسیطرح بعض انسانوں پر روحانی طور پر بھی بوڑھاپا آجاتا ہے۔ ایسی حالت میں کوئی عارف یا عالم جو الحمد للہ کہنا جانتا ہو۔ مگر پھر اس سے اس کی حقیقت گم ہو جائے۔ وہ مغضوب علیہم میں شامل ہو سکتا ہے۔

اپنی فکر آپ کرو

سورہ فاتحہ میں یہ بات بتا کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ کسی کی ٹھوکر سے کوئی ٹھوکر نہ کھا جائے۔ اور کسی کے گرنے سے کوئی نہ گرے۔ جب تک کسی شخص کے متعلق خدا نہ کہدے۔ کہ یہ شخص غلطی سے محفوظ ہو گیا۔ اور اب یہ ٹھوکر نہیں کھا سکتا۔ تب تک کسی شخص کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ شخص منزل مقصود پر پہنچ گیا۔ اور ایسے لوگ جن کو غضب اور ضلالت سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ وہ خدا کے انبیاء ہوتے ہیں۔ وہ بچہ کی طرح خدا کی گود میں ہوتے ہیں۔ خدا ان کے وجود کو اپنا وجود قرار دیدیتا ہے۔ اور ان پر اپنی الوہیت کی چادر ڈالدیتا ہے۔ ان میں خدا کی الوہیت تو نہیں آجاتی۔ مگر وہ خدا کے مظہر ہو جاتے ہیں۔ ان کی تعریف سچی تعریف اور ان کی حمد سچی حمد ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں ہوتا جس کے متعلق کہا جائے۔ کہ وہ ٹھوکر کیوں کھا گیا۔

ایک عبرتناک مثال

ایک شخص کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص نے جہنمی دیکھنا ہو۔ تو اس شخص کو دیکھ لے۔ یہ کہکر آپ نے ایک ایسے شخص کی طرف اشارہ فرمایا۔ جو لڑائی میں کفار سے بڑی سرفروشی سے لڑ رہا تھا۔ ایک صحابی کہتے ہیں۔ مجھے خیال ہُوا۔ کہ بعض لوگوں کو اس بات سے ابتلا نہ آجائے کہ ایک ایسے مخلص شخص کو جہنمی کہا گیا ہے۔ کیونکہ وہ اس طرح لڑ رہا تھا۔ کہ مسلمان کہہ رہے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ اس کو جزائے خیر دے۔ وہ صحابی اس کے پیچھے ہو لئے۔ آخر وہ زخمی ہُوا۔ اس نے رونا شروع کیا۔ صحابہ آکر کہتے تھے۔ تجھے جنت کی بشارت ہو۔ مگر وہ کہتا تھا۔ کہ تم مجھے جنت کی بشارت نہ دو۔ بلکہ جہنم کی بشارت دو۔ کیونکہ میں خدا کے لئے نہیں اپنے نفس کے لئے لڑ رہا تھا آخر جب وہ درد سے بیتاب ہو گیا۔ تو اس نے اپنا نیزہ گاڑا۔ اور اپنا پیٹ اس پر رکھ کر ہلاک ہو گیا۔ اس طرح خودکشی کر کے اس نے ثابت کر دیا۔ کہ وہ جہنمی تھا۔ پس کسی شخص کی حالت محفوظ نہیں ہوتی۔ جب تک کہ خدا تعالےٰ اس کے وجود کو اپنا وجود نہ کہدے۔ اور اس کی یہ حالت نہ ہو جائے۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

پس کتنا ہی مخلص اور کتنی ہی خدمت کرنے والا کوئی ہو۔ یہ کہنا کہ وہ ٹھوکر نہیں کھا سکتا۔ درست نہیں ؟؟

اس وقت مجھے کیا علم تھا۔ کہ کیا ہو رہا ہے۔ لیکن مجھے القاء کیا گیا تھا۔ کہ کچھ لوگوں کو ٹھوکر لگنے والی ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ یہ خطبہ پڑھتے وقت کوئی خاص آدمی مدنظر نہیں تھا۔ مگر مجھے بتایا گیا تھا۔ کہ ایسے آدمی ہیں جو ٹھوکر کھائینگے۔

طاعون پھیلنے کی قبل از وقت اطلاع

پھر دیکھو نومبر میں ایک خطبہ پڑھا تھا جو ۳۰ نومبر کے الفضل میں چھپ چکا ہے۔ اس میں کہا تھا۔

"میں نے جو آج یہ خطبہ پڑھا۔ یہ ایک رویاء کی بنا پر پڑھا ہے۔ جو میں نے پرسوں دیکھی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا پر کوئی اور عذاب آنے والا ہے۔ اور قریب کے زمانہ میں آنے والا ہے۔ میں نے دو نظارے دیکھے ہیں۔ اوّل میں نے ایک مریض کو دیکھا۔ جس کے متعلق مجھے بتایا گیا۔ کہ طاعون کا مریض ہے۔ پھر ایسا معلوم ہُوا۔ کہ ہم کچھ آدمی ایک گلی میں سے گذر رہے ہیں۔ ہمیں ایک شخص کہتا ہے پرے ہٹ جاؤ۔ یہاں سے بھینسیں گذرنے والی ہیں۔ ایسا معلوم ہُوا۔ کہ گویا گلی کے پاس ایک کھلا میدان ہے۔ جس کے اردگرد احاطہ کے طور پر دیوار ہے۔ اور ایک طرف دروازہ بھی ہے۔ جس کو کواڑ نہیں ہیں۔ اور میں اور میرے ساتھی اس دروازہ میں داخل ہو گئے۔ ہم نے گلی میں سے گذرنے والی بھینسوں کو دیکھا۔ کہ وہ مارنے والی بھینسوں کی طرح گردن اٹھا کر دوڑتی چلی آتی ہیں۔ میں نے انتظار کیا۔ کہ وہ گذر جائیں۔ لیکن اتنے میں ہمیں بتایا گیا۔ کہ وہ اس گلی سے نہیں۔ دوسری سے گذر گئیں۔

تعبیر الرویا میں بھینس کی تعبیر وبا یا بیماری ہوتی ہے۔ اور طاعون سے مراد بھی عام بیماری یا کوئی وبا ہوتی ہے۔ اور طاعون بھی ہو سکتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عنقریب اس رنگ میں کوئی اور نشان ظاہر ہو گا"

دیکھو اب کس طرح طاعون پھیل رہی ہے۔ یہ نشان خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کے غلام کے ذریعہ حال میں دکھائے ہیں۔

دعا سے مقابلہ کرنے کا چیلنج

آج میں کہتا ہوں۔ کہ دنیا کا کوئی مذہب دعا سے مقابلہ کرے۔ میرے مقابلہ میں دعا کر کے دیکھ لے۔ کہ خدا میری مدد کرتا ہے۔ یا اس کی۔ اور میں یہ اپنے متعلق ہی نہیں کہتا۔ میرے مرنے کے بعد بھی لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ میں ایسے انسان ہونگے۔ کہ جو نشان دکھائینگے۔ حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم کی تعلیم کے کامل ہونے کا اپنی کتابوں میں اس قدر ذکر کیا ہے۔ کہ میں حیران ہوں کہ حضرت صاحب کو راستباز

جان کر کس طرح کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ قرآن کی تعلیم منسوخ ہو گئی۔ یا تو ایسے شخص کو عقل سے کورا کہنا پڑے گا یا (حضرت مسیح موعود اور بہاء اللہ) دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

بہاء اللہ کے کذاب ہونے پر حلف

مگر مجھے یقین ہے اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ بہاء اللہ کذاب ہے۔ اور حضرت مسیح موعود خدا تعالےٰ کے سچے نبی۔

جماعت سے خارج کرنے کا اعلان

جب کہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم اور بہاء اللہ کی تعلیم میں ایسا تباین اور اور اسقدر اختلاف ہے۔ ....

....

.... اور ان لوگوں نے چونکہ اس عہد کو توڑا۔ جو ہم سے کیا تھا۔ اور پھر ہماری جماعت سے وہ سلوک کیا۔ جو شرافت اور انسانیت سے گرا ہوا ہے۔ یعنی احمدی کہلا کر ایسے کاموں میں حصے لے کر جو احمدیت کی اشاعت کے لئے مخصوص ہیں۔ در پردہ ان کے خلاف کارروائی کی۔ اس لئے میں حضرت مسیح موعود کے منشاء کے ماتحت اعلان کرتا ہوں۔ کہ ان تینوں یعنی مولوی محفوظ الحق۔ میر محمد خاں اور اللہ دتا کو جماعت احمدیہ سے خارج کرتا ہوں۔ اور اس شرمناک اور اخلاق سے گرے ہوئے سلوک کی وجہ سے جو ان لوگوں نے ہم سے کیا۔ کہ اپنے خیالات کو پردہ اخفاء میں رکھا۔ اور نہ صرف یہ کہ بد عہدی کی۔ بلکہ خفیہ خفیہ دوسروں کو ورغلانے کی کوشش کرتے رہے۔ اس وجہ سے یہ حکم دیتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت کا کوئی آدمی ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھے۔ ہاں تو اب بھی ان کیلئے دعا کرتا ہوں۔ کہ انکے دل کھل جائیں۔ اور جس گڑھے میں یہ گرے ہیں۔ اس سے نکل آئیں۔ اگر ایسا ہو۔ تو اب بھی ہم ان کو اسی طرح اپنے سینہ سے لگانے کے لئے تیار ہیں جسطرح ماں اپنے کھوئے ہوئے بچہ کو لگاتی ہے۔ لیکن اگر وہ توبہ نہ کریں۔ تو چونکہ ان ...

ماہ رمضان اور حقہ نوشی٭

تمباکو ایک زہر ہے۔ اور اپنے اثرات کے لحاظ سے انسانی طبیعت کے لئے سخت مضر ہے اس کے معلوم کرنے کے لئے کسی بڑے علمی تجربے یا دلیل کی ضرورت نہیں۔ ہر ایک وہ انسان جو اس کی بدبو سونگھتا ہے۔ یا اس کا ایک گھونٹ پیتا ہے یا تھوڑا سا اسے کھاتا ہے۔ بتلا سکتا ہے۔ کہ انسانی جسم میں اس کے کیا اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ سر میں چکر۔ درد سر۔ متلی۔ قے۔ دل کی دھڑکن۔ چہرے کی زردی۔ اسہال۔ نبض کی رفتار میں بے قاعدگی۔ سرد پسینہ اس قسم کے عوارض یہ سب ظاہر کرتے ہیں۔ کہ یہ ایسی چیز نہیں۔ جو انسان کے لئے غذا کا کام دے۔ مگر باوجود اس کے ہزاروں نہیں۔ لاکھوں اور کروڑوں مرد اور عورتیں۔ بچے اور بوڑھے ہیں۔ کہ دیکھا دیکھی تمباکو کھاتے اور پیتے ہیں۔ اور اس میں مزہ لیتے ہیں۔ آج علمی تحقیق نے پورے طور پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ تمباکو اپنے اندر انسانی جسم کے لئے زہر کا اثر رکھتا ہے سب سے پہلے اس کا اثر حلق اور حنجرہ میں سوزش کی صورت میں پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ سوزش بعض اوقات بڑھتے بڑھتے کان کے اندرونی حصہ تک پہونچ کر بہت سی بیماریوں کا موجب ہوتی ہے اور معدے میں حقہ نوشی کا اثر یہ ہوتا ہے۔ کہ اس میں کھانے کو ہضم کرنے والے سوائل رفتہ رفتہ کم ہونے لگتے ہیں۔ جن کی کمی کی وجہ سے معدے میں درد اٹھتی ہے۔ اور کھانے کی اشتہا مفقود ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ صبح آنکھ کھلتے ہی حقہ نوشوں کی طبیعت بجائے کھانے کے حقہ یا سگرٹ پینے کو چاہتی ہے۔ اس سے نہ صرف معدے کی فعالیت میں نقص واقع ہوتا ہے۔ بلکہ انتڑیوں میں بھی ایک قسم کی سوست پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے حقہ نوشوں کو بالعموم قبض کی شکایت رہتی ہے۔ دل پر تمباکو کا اثر نہایت ہی خطرناک ہوتا ہے۔ نہ صرف یہ کہ دل کی طبعی حرکت غیر منتظم ہی ہو جاتی ہے۔ بلکہ معمول سے زیادہ تیز ہو جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دل کمزور ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ سینے میں درد اٹھتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور ضیق النفس کی بیماری شروع ہو جاتی ہے۔ یعنی سانس میں تنگی معلوم ہوتی ہے۔ دل کی کمزوری اور سانس کی تنگی کی وجہ سے حقہ نوش بالعموم مشقت کو نہیں جھیل سکتے۔ اور نہ وہ اولوالعزم ہو سکتے ہیں۔ معمولی معمولی بیماریوں میں وہ اپنے اندر قوت مقاومت نہیں پاتے۔ اور ان کے حملوں کے نیچے دب جاتے ہیں۔

پھر تمباکو کا اثر دل اور پھیپھڑوں تک ہی محدود نہیں رہتا۔ بلکہ ان رگوں تک بھی سرایت کرتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے خون جسم کے مختلف حصوں تک پہنچتا ہے۔ ان کے اندر ایک قسم کی سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور چہرے پر اور بدن پر اس کا اثر بڑھاپے کی جھریوں میں نمودار ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حقہ نوش جلدی بوڑھے ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ دماغ پر تمباکو کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ سر کا چکرانا۔ قوت حافظہ اور قوت ذاکرہ کی کمزوری۔ اور اعصاب میں درد۔ زبان میں لکنت کا پیدا ہو جانا۔ بینائی کی کمزوری وغیرہ وغیرہ یہ سب بیماریاں حقہ نوشی کے ساتھ لازم و ملزوم کی طرح ہیں۔ اور ہر ایک حقہ نوش یا سگرٹ پینے والا ان بیماریوں میں سے ضرور کسی نہ کسی بیماری کو اپنے اندر پاتا ہوگا۔ دانتوں کا پیلاپن۔ منہ کی بدبو۔ اور آنکھوں کی زردی۔ تو ایسی ظاہری علامتیں ہیں کہ وہ چھپائے سے چھپ نہیں سکتیں۔ ایسی صورت میں سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ وہ کونسی خوبی ہے۔ جو حقہ نوشی میں پائی جاتی ہے۔ اور کونسا نقصان اور ضرر ہے۔ جو اس میں نہیں پایا جاتا۔ مگر باوجود اس کے دنیا میں کثرت سے لوگ ایسے ہیں۔ جو اسے شوق سے اختیار کرتے اور اس کے

٭ یہ مضمون ابتدائے رمضان میں دفتر میں پہنچ گیا تھا۔ لیکن دیگر مضامین کی وجہ سے فوراً شائع نہ ہو سکا۔

نقصان اٹھانے کے باوجود اسے نہیں چھوڑتے احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ خود اس نقصان دہ عادت سے محفوظ رہیں۔ اور دوسرے لوگوں کو دھوئیں کی اس مصیبت سے نجات دلانے کی کوشش کریں۔ آج کل رمضان کے دن ہیں اور عموماً لوگ خدا کے لئے مفید چیزوں کا کھانا پینا بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ اس وقتی اطاعت کی استعداد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کی اصلاح کی کوشش کریں۔ اور یہ خیال نہ کریں۔ کہ حقہ نوشی کی عادت کے ترک کروانے سے کونسی بڑی اصلاح کی امید ہو سکتی ہے۔ جو قوت ارادی اس عادت کو چھوڑ سکتی ہے۔ اس سے بہت کچھ کرنے کرانے کی امیدیں ہو سکتی ہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت۔ زین العابدین ولی اللہ۔

دروغ گوئے بر روئے من

انجمن تائید الاسلام لاہور کا رسالہ بابت ماہ اپریل چھپ کر ہمارے پاس پہنچا ہے۔ جس کے پہلے صفحے پر موٹے حروف میں لکھا ہے:۔

"تقریر جو سالانہ جلسہ انجمن اسلامیہ قادیان کے موقعہ پڑھی گئی"

جلسہ کے ہر سہ ایام میں میں اول سے آخر تک موجود رہا۔ قطعاً یہ تقریر نہیں پڑھی گئی۔ پھر اس عنوان سے ایک مضمون کی اشاعت کیا معنی رکھتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ پیر بخش صاحب لاہوری یہ رسالہ چھپوا کر ساتھ لائے۔ مگر علماء سے اجازت نہ ملی یا کوئی باہمی بگاڑ ہو گیا۔ جو کوئی قابل تعجب امر نہیں۔ کیونکہ معلوم ہوا ہے۔ کہ مولوی صاحبان اور انکے ساتھیوں کی اس بات پر اچھی جھڑپ ہوئی تھی۔ کہ ایک فریق کہتا تھا۔ کہ فلاں کو تھوڑا وغیرہ دیا جاتا ہے اور ہمیں پتلی دال۔ کیا اس حقیقت کا انکشاف پیر بخش صاحب فرمائینگے۔ (خاص رپورٹر الفضل)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو خط لکھنے والوں کی خدمت میں ضروری التماس

جو دوست حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں خطوط لکھتے ہیں۔ ان کی خدمت میں نہایت ادب سے میری یہ التماس ہے۔

(۱) جن دوستوں کا خط اچھا نہ ہو۔ وہ ذرا آہستہ اور صاف لکھا کریں۔ تا تمام الفاظ آسانی سے حضور پڑھ سکیں۔ علاوہ اس کے حضور کا قیمتی وقت ہے۔ جواب دینے میں سہولت ہوتی ہے۔ جو خط پڑھا ہی نہ جا سکے۔ اس کا جواب کیا دیا جا سکتا ہے۔

(۲) بعض دوست جن کا خط تو پڑھا جاتا ہے مگر لکھا ہوا اس طرز پر ہوتا ہے۔ کہ کاغذ پر یا کارڈ پر ایک تل کی جگہ بھی خالی نہیں چھوڑی ہوتی اور اس طرح چکر دے دے کر تحریر کیا ہوتا ہے کہ آنکھوں کے سامنے آتے ہی چکر آجاتا ہے۔ اگر ایسے دوست صفائی سے لکھیں۔ تو نہایت شکریہ کے مستحق ہونگے۔

(۳) بعض احباب اپنا نام اس طرح لکھتے ہیں کہ گویا کسی افسر نے بل پر دستخط کئے ہیں۔ ان کا نام پڑھنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ پھر بعض دوست ہیں۔ جو اپنا پورا پتہ تحریر نہیں فرماتے یا صاف نہیں لکھتے۔ جس کی وجہ سے اول تو ہمیں پتہ تلاش کرنا پڑتا ہے۔ دوسرے اکثر خطوط ڈ. ل. ٹ سے واپس دفتر میں آجاتے ہیں۔ اس لئے یہ درخواست ہے۔ کہ ہر شخص جو خط لکھے۔ اپنا نام اور پورا پتہ تحریر کرے۔ خواہ وہ کیسا ہی معروف کیوں نہ ہو۔

(۴) بعض دوست ایک لفافہ میں ایک ہی کاغذ پر ۵ ، ۶ دفتروں کے لئے ضروری امور درج فرما دیتے ہیں۔ اور درخواست یہ کرتے ہیں۔ کہ ہر ایک کی فوراً تعمیل کر دی جائے۔ اب پہلے وہ ایک دفتر میں کاغذ جائے گا۔ پھر دوسرے میں پھر تیسرے میں۔ یا یہ کہ ہم اس کی ۵ و ۶ نقلیں کریں۔ اگر وہی صاحب الگ الگ کاغذوں پر تحریر فرما دیا کریں۔ تو ان کا کام بھی جلدی ہو۔ اور ہمیں بھی آسانی رہے۔

خاکسار۔ رحیم بخش۔ ایم۔ اے

طاعون زدہ رقبہ کے احمدیوں کیلئے ہدایت

میں پہلے بھی ۱۱ اپریل کے اخبار الفضل میں اعلان کر چکا ہوں۔ اب پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ طاعون زدہ علاقہ کے احمدیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ فوراً کھیتوں یا میدانوں میں چلے جائیں۔ ایسی آبادی یا شہر میں نہ جائیں۔ جو ابھی طاعون سے محفوظ ہو ایسی جگہ جانا شرعاً و عقلاً ناجائز ہے۔ اسی طرح طاعون زدہ رقبہ کے احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ قادیان میں بھی نہ آئیں۔ اگر ضرورت ہو۔ تو پہلے تحریر اطلاع فرما دیں کہ یہاں آنے کی کیا غرض ہے۔ ممکن ہے۔ کہ بہتوں کو یہاں آنے کی ضرورت نہ پڑے اگر کسی کو اشد ضروری کام ہو۔ اور اس کا آنا ضروری ہو۔ تو پھر اس کو اطلاع دے کر آنا چاہیئے۔ ایسے نو وارد احباب کے لئے یہاں آبادی سے باہر قرنطینہ تجویز کیا گیا ہے۔ جس کے بعد وہ آبادی میں جا سکیں گے۔ جملہ سیکرٹری صاحبان انجمن احمدیہ اپنی اپنی جگہ اس اعلان کو اچھی طرح سنا دیں۔ اور سمجھا دیں۔ کہ کوئی صاحب بلا اجازت ایسی جگہ سے یہاں آنے کی تکلیف نہ کریں۔ جہاں بیماری شروع ہو اس اعلان کی خلاف ورزی کرنے والوں کو اگر یہاں آکر مشکلات پیش آئیں۔ یا کسی قسم کی تکلیف ہو۔ تو ہم معذور ہونگے۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

عید فنڈ

رمضان کا مہینہ جہاں اور خصوصیات اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہاں صدقات وخیرات کی ادائیگی کی خصوصیت بھی اس مہینہ کو حاصل ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت خود کھانا پینا ترک کرتا ہے۔ تو اس کو غرباء و محتاج کی ضروریات کا احساس بھی زیادہ ہونا لازمی ہے۔ اور جب یہ احساس زیادہ تیز ہوتا ہے۔ تو اس کے مطابق عمل بھی اس مہینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس ماہ میں خیرات وصدقات اس قدر کثرت سے فرماتے تھے۔ کہ صحابہ فرماتے ہیں صدقہ وخیرات میں اس ماہ میں آپ کا دست کرم فیض رساں ہوا کی طرح تیز ہو جاتا تھا۔ عام طور پر اس ماہ میں لوگ اپنے مالوں پر زکوٰۃ بھی نکالتے ہیں۔ زکوٰۃ کے متعلق اس قدر کہنا ضروری ہے۔ کہ صاحب نصاب دوست جو زکوٰۃ نکالیں۔ وہ اپنے ہر قسم کے مال قابل زکوٰۃ کو محسوب کریں۔ اور عہدہ داران جماعت یہ دیکھیں۔ کہ ان سے حسابات میں کوئی غلطی نہیں ہوئی ہے۔ رمضان کی خیرات وصدقات کے سلسلہ میں عید فنڈ جاری کیا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ تمام جماعت احمدیہ ایک معتدبہ رقم جمع کر کے اپنے سلسلہ کے مستقل کاموں میں بھی امداد کرتی ہے۔ جس کی فراہمی کیلئے میں احباب کو اس اعلان کے ذریعہ سے طیار کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ جہاں صدقہ وخیرات کی رقم جمع کریں اور زکوٰۃ کا حساب کر کے اسی ماہ میں ارسال فرمادیں۔ وہاں عید فنڈ کے جمع کرنے کیلئے خاص طور پر طیاری کرلیں۔ کہ بروز عید اس رقم کو جمع کرنے میں دقت نہ ہو۔ عام طور پر عید فنڈ ایک روپیہ فی کس لیا جاتا ہے۔ والسلام

ناظر بیت المال قادیان

علاقہ ارتداد میں غیر احمدیوں سے مناظرہ

اواخر فروری میں جب میں دورہ پر لوہاری ضلع ایٹہ میں گیا۔ تو مولوی عبد الخالق صاحب کے پاس مباحثہ کا ایک چیلنج دیکھا۔ جو بعض دیوبندیوں کی طرف سے تھا۔ اور اسمیں تحریر تھا۔ کہ دہلی۔ سہانپور۔ مراد آباد۔ میرٹھ۔ جس جس جگہ احمدی لوگ ہیں۔ ہم ان کے ساتھ بحث کرنے کو تیار ہیں۔ انکا کوئی نوٹس ہماری طرف سے نہ لیا گیا۔ ایسران لوگوں نے اس علاقہ میں یہ بات مشہور کردی کہ احمدیوں کو چیلنج مباحثہ دیا گیا تھا۔ جو پہلوتہی کرتے ہیں۔ اس وقت ان کے پانچ چھ مولوی لوہاری میں موجود تھے۔ جنمیں سے بعض کے نام حسب ذیل ہیں۔ مولوی سرور حسین صاحب انسپکٹر دیوبندی۔ مولوی عبد الرؤف صاحب۔ مولوی حامد حسین صاحب۔ اکرام علی خاں سکرٹری تبلیغ الاسلام مولوی عبد الخالق صاحب نے ۱۰ مارچ کو انکو کہا۔ کہ کوئی مقام اور تاریخ مقرر کر کے بحث کرلو۔ جھوٹی افواہیں اڑانیکا کیا فائدہ۔ کہنے لگے ہم ابھی مباحثہ کیلئے تیار ہیں۔ انکو فوراً بلوا لیا گیا۔ اور مناظرہ شروع ہو گیا۔ مولوی سرور حسین صاحب نے ترخص عیلیٰ ودجال۔ ابن مریم اور جہاد کی تنسیخ وغیرہ وغیرہ کے متعلق وہی بوسیدہ اعتراضات کئے۔ جو ہمارے مخالفین کیا کرتے ہیں۔ ان کے دندان شکن جواب مولوی عبد الخالق صاحب نے دیئے اور تقاضا کیا کہ ایک ہی آیت قرآن مجید سے دکھاؤ۔ جس سے ثابت ہوسکے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع الجسم آسمان پر اٹھائے گئے۔ کہنے لگے نماز ظہر کے بعد دکھائینگے۔ مگر نہ آئے اور تقاضا کرنے لگے کہ تم یہاں ہمارے ہاں آؤ۔ مولوی عبد الخالق صاحب وہیں پہنچ گئے۔ اور ایسی زک دی۔ کہ اول تو لافیں مارتے تھے کہ ہم بیس دن مناظرہ کرینگے۔ مگر ان کے بعض مولوی دوسرے روز علی الصباح ہی وہاں سے چلدیئے۔ اور باقیوں نے معافی مانگ لی۔ کہ ہمارے مولویوں سے غلطی ہوئی۔ جو اسطرح چھیڑ خانی کی۔ الحمد للہ کہ اسطرح حق کو فتح اور باطل کو شکست ہوئی۔

(مہبر المجاہدین احمدیہ دار التبلیغ۔ آگرہ)

علاقہ سندھ میں ارتداد کا خطرہ

مرتد بنانے کیلئے آریوں کی جدوجہد

ہندوستان کے طول وعرض میں آریہ مسلمانوں کو مرتد بنانے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمان تاحال خواب غفلت میں پڑے ہیں۔ کاش مسلمانوں میں بھی فتنہ ارتداد کے انسداد کا خیال پیدا ہو۔ اور وہ بھی ہر ایک احمدی کی طرح اس کے لئے کوشاں ہوں۔ علاقہ سندھ سے ایک احمدی بھائی کا حسب ذیل خط حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پہنچا۔

سندھ کے علاقہ میں دو قومیں باگڑی اور گھیل ہیں۔ آریہ ان کو زور وشور کے ساتھ ورغلا رہے ہیں۔ ان کو ہر روز مٹھائیاں کھلاتے ہیں۔ اور طرح طرح کے لالچ دیتے ہیں۔ کہ ہم تم کو مکان بنا دینگے تمہارے لڑکوں کو پڑھائینگے۔ تم آریہ بن جاؤ۔ تمہاری مالی امداد کرینگے۔ یہ سکھر میں پانچ چھ سو کے قریب ہیں۔ اور باہر شکارپور لڑکانہ وغیرہ میں بھی آریوں کے ایجنٹ گئے ہوئے ہیں۔ قریب تھا۔ کہ گھیل قوم آریہ ہو جاتی۔ لیکن عاجز کو معلوم ہوا۔ ان کی جھونپڑیوں میں جاکر آریہ مذہب کی قلعی کھول دی اور مذہب اسلام کی خصوصیات بتلائیں۔ آریہ ہونے سے تو فی الحال رک گئے ہیں۔ اب اسلام کی بابت سوچ رہے ہیں۔ آریہ بہت زور دے رہے ہیں۔ اور ہر طریقہ سے ان کو گھیر رہے ہیں۔ آج باگڑی قوم کو مسافرخانہ سکھر میں آریوں نے بلایا ہے۔ عاجز بھی چار بجے وہاں جائیگا یہاں کے مسلمان لوگ خواب میں سو رہے ہیں۔ اگر میں آریوں سے بات چیت کرتا ہوں۔ حالانکہ اسلام کی حمایت ہوتی ہے۔ تو میری مخالفت کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں چوہڑے چمار آریہ ہو جاویں۔ تو اسلام کا کیا بگڑتا ہے آریہ اپنی کوششوں میں سرگرم ہیں۔ اور مسلمان خواب غفلت میں پڑے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کے دلوں میں اسلام کا درد اور غیرت پیدا کرے۔

جو شخص مندرجہ ذیل کتب میں سے پانچ روپیہ کی کتب منگائے گا۔ ان سے بجائے پانچ کے تین روپیہ علاوہ محصولڈاک لئے جاوینگے۔ پانچ روپیہ سے کم کے خریدار کے لئے یہ رعایت نہیں۔ چونکہ محصول ڈاک وغیرہ آج کل دوگنا تگنا ہو گیا ہے۔ اس لئے احباب دو تین مل کر ایک جا اکٹھی منگالیں روپیہ دو روپیہ کی کتب منگانے میں محصول کا بہت خرچ ہو جاتا ہے۔ ان تمام کتب کے سٹ کے خریدار کو محصولڈاک معاف ہوگا۔

کتب حضرت مسیح موعود

- نور القرآن حصہ اول ۲ر
- تصدیق النبی ۵ر
- سناتن دھرم ۱۰ر
- پیغام صلح ۲ر
- اسلامی اصول کی فلاسفی ۹ر
- لیکچر لاہور ۵ر
- ازالہ اوہام مکمل سےر
- آخری لیکچر ۱ر
- در مکنون نظموں کا مجموعہ عمر
- کلمہ طیبہ پر تقریر ۴ر
- لیکچر العرفان / قبولیت دعا پر ۶ر
- درثمین اردو مجلد ۱۰ر
- ملفوظات احمدیہ ۵ر
- خطبہ عید الفطر ۱۰ر
- خطبہ عید الاضحیٰ ۴ر
- دس اصول موتی ــر
- تفسیر خزینۃ العرفان - پارہ دوم و سوم عمر ۱۰ر
- تفسیر خزینۃ العرفان پارہ چہارم تا ششم عمر ۱۴ر
- تفسیر خزینۃ العرفان پارہ ہفتم تا ہشتم ۹ر
- تفسیر خزینۃ العرفان پارہ نہم تا دوازدہم عمر
- مکتوبات مسیح موعود ۶ر
- اصلاح خاتون ۳ر
- تفسیر والعصر ــر
- دینیات احمدیہ ۴ر
- احمدی و غیر احمدی میں فرق ۱ر
- شرائط بیعت رنگین نہایت خوشنما ۳

کتب حضرت خلیفہ اول

- ابطال الوہیت مسیح ۳ر
- فصل الخطاب ہر دو حصہ ۸ر
- تصدیق براہین احمدیہ عمر ۱ر
- رد تناسخ ۳ر
- نور الدین عمر ۱ر
- ملفوظات نور ۶ر

کتب حضرت خلیفہ ثانی رض

- خطبات محمود ۳ر
- چشمہ توحید ۲ر
- ذکر الٰہی مجلد ۱۰ر
- اسلام میں اختلاف کا آغاز ۱ر
- گلزار معرفت ۵ر
- حقیقۃ الامر ۱ر
- ترک موالات ۸ر
- لوح المہدی ع ۲ رنگین المعروف سالک کی فریاد ۳ر

کتب دیگر بزرگان سلسلہ

- خلافت راشدہ مولفہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رض عمر
- سیرت المہدی مع فوٹو مجلد [illegible]
- کلمۃ الحق مباحثہ سنی و شیعہ ۶ر
- احمدیہ پاکٹ بک مجلد ۱۰۵۰ احوالنجات اور دلائل اور تردید دیگر مذاہب کا مجموعہ عمر
- تبدیلی عقائد مولوی محمد علی ۵ر
- اسرار شریعت ہر سہ حصہ صر
- مباحثہ لاہور ۶ر
- ایک پیغامی کے تیرہ سوالات کے جواب ــر
- فیصلہ مقدمہ تردید کلمہ فضل رحمانی ۳ر

دیگر تائیدی کتب

- پارہ اول مترجم صحیح مسلم عمر
- ریویو براہین احمدیہ از مولوی محمد حسین بٹالوی عمر
- سوانح عمری امام بخاری ۴ر

تبلیغی مفید مصالحہ

- حربہ آسمانی ۴ر
- صداقت اسلام پر شہادت لیکھرام فی سینکڑہ للعہ
- وید کا بھید ع ۱ فی سینکڑہ ۱۲ر
- وید کا بھید ع ۲ فی سینکڑہ ۱۲ر
- وید کا بھید ع ۳ فی سینکڑہ ۱۲ر
- تبلیغ حق - وفات مسیح ع ۱ فی سینکڑہ عہ
- تبلیغ حق - مسیح ناصری واپس نہیں آسکتے فی سینکڑہ عہ
- تبلیغ حق - شناخت مامور کے معیار فی سینکڑہ عہ
- تبلیغ حق - اس زمانہ کا مامور کون ہے فی سینکڑہ عہ
- تبلیغی جنتری سنہ ۱۲ء جس میں بارہ دلائل وفات مسیح اور بارہ دلائل صداقت مسیح موعود فی سینکڑہ صہر
- ہمدردانہ خط فی سینکڑہ للعہ

قطعات

- اشعار حضرت مسیح موعود چار قسم ہر ایک فی سینکڑہ ۱ر
- الیس اللہ بکاف عبدہ [illegible]
- محمد - احمد - نور - محمود - چار قطعات ہر ایک ۱ر

یہ رعایتی اعلان صرف خریداروں کے لئے ہے۔ تاجروں کے لئے نہیں۔

حب اٹھرا محافظ جنین

حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کی طبی قابلیت کا لوہا دوست اور دشمن سب مانتے ہیں۔ آپ کا یہ مجرب نسخہ ہے۔ جو حب ذیل امراض کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے (۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) یا جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں (۳) یا جن کے ہاں لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ (۴) یا جن کے گھر میں اسقاط کی عادت ہو گئی ہو۔ (۵) یا جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہو۔ (۶) یا جن کے بچے کمزور اور بدصورت پیدا ہوتے ہیں۔ اور کمزور ہی رہتے ہیں۔ ان کے لئے گولیوں کا استعمال کرنا اشد ضروری ہے۔ قیمت فی تولہ عہ چھ تولہ تک خاص رعایت ۳ تولہ تک محصولڈاک معاف

المشتہر

نظام جان۔ عبد اللہ جان دواخانہ معین الصحت

قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن گولیاں تیار ہو گئی ہیں

کیا آپ اپنی طاقت اور قوت محفوظ رکھنا چاہتے ہیں اور کمزور شدہ قوے کو مضبوط کرنا مقصود ہے اور کمر درد کی تکلیف سے امن میں رکھ کر دل بدن مضبوط کرنے کی خواہش ہے۔ اگر اپنی قوت کو ترقی دینی ہو تو اکسیر البدن گولیاں استعمال فرما دیں انشاء اللہ سب طاقتوں کو مفید و بابرکت ہونگی۔ قیمت پچاس گولی سے روپیہ

المشتہر

عبد الرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان ضلع

دی انڈین گٹ

مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان دارالامان

یہ کارخانہ احمدیوں کے فائدہ کیلئے جاری کیا گیا ہے اسمیں نہایت اعلیٰ درجہ کا گٹ (تانت یا تندی) تیار ہوتا ہے جسے صرف احمدی تیار کرتے ہیں۔ اور اس کا خام مصالحہ بھی احمدیوں سے خریدا جاتا ہے۔ ہر ایک شہر اور قصبہ میں جسقدر ٹینس کلب ہیں۔ ان میں اس کارخانہ کے گٹ فروخت کرانے والے احمدی دوستوں کو معقول کمیشن دیا جائیگا۔ لیکن اگر کوئی احمدی دوست کسی غیر احمدی کو ایجنٹ مقرر کرنا چاہیں۔ تو اپنی ذمہ داری پر انہیں اپنے علاقہ میں مقرر کرنے کا اختیار ہوگا۔

ہمارے کارخانہ میں نہایت ہی عمدہ قسم کے ٹینس ریکٹ بنتے ہیں جسے سمجھدار کھلاڑی دیکھتے ہی ایسا پسند کرتا ہے اور اسکے سوا کوئی ریکٹ استعمال کرنا پسند نہیں کرتا۔ ہمارا ریکٹ تمام کا تمام ولایتی میٹیریل سے بنا ہوتا ہے سوائے گٹ کے جو بالکل ولایتی کی مانند ہے۔ اگر آپ اپنے شہر یا علاقہ کیلئے ایجنسی لینا چاہتے ہیں۔ تو اس نادر موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ یہ بھی واضح رہے۔ کہ یہ کارخانہ کسی کی شخصی ملکیت نہیں۔ بلکہ نظارت بیت المال کے متعلق ہے شرائط وغیرہ کیلئے جلد سے جلد بمندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھ دیجئے۔ خاکسار:- مینیجنگ ڈائرکٹر دی انڈین گٹ مینوفیکچرنگ کمپنی۔ قادیان۔ دارالامان۔ پنجاب

اللھم انت الشافی

جوہر شفاء نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے جسکا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار دکھانسی خشک یا تر بلغم میں خون آتا ہو سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں مرد و عورت سب کو یکساں مفید قیمت نہایت کم جو سو روپے کو بھی سستا فی تولہ ع۲ علاوہ محصولڈاک جو ایکماہ کو کافی ہے حکیموں کو بھی اس کا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے پتہ:- ایس۔ عزیز الرحمن قادر بخش انجینئر قادیان ضلع گورداسپور

رمضان مبارک میں خاص رعایت

اخلاق محمدی اخلاق نبوی کا صحیح فوٹو اور سچے مسلمان کی زندگی کا روزانہ پروگرام وعظ و نصائح کا مجموعہ۔ اخلاق حسنہ کے بغیر اعمال صالحہ قبول نہیں ہوتے۔ اصل قیمت عصر رعایتی ۱۲ر

مسیح موعود و علماء زمانہ غیر احمدیوں کے ہر سہ حصہ کے تمام سوالات کا جواب۔ ہزارہا کو اس سے ہدایت ہوئی۔ کئی بار چھپی۔ اصل قیمت ۱۵ر رعایتی قیمت ۱۲ر

اسلام و گرنتھ گرنتھ صاحب کے حوالوں سے گورو نانک رح کا پنج ارکان اسلام کا پابند ہونا۔ اور حیات خاں کی لڑکی سے شادی کا ثبوت بوعدہ انعام دو ہزار قیمت ۴ر۔ رعایتی ۳ر

تعلیم الاسلام - آریوں کا رد ۸ر رعایتی ۶ر

ضمیمہ تعلیم الاسلام آریہ مذہب پر اعتراضات قیمت ۴ر رعایتی ۳ر

محمد رسول اللہ اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ عیسائی مذہب پر اعتراضات ۳ر رعایتی ۲ر

ترجمہ انگریزی ۱/۲۰ بتیس ہزار فروخت ہوئی۔ اس سے سال کی لیاقت ایک جیبیہ ہیں (سید احمد از دکن) قیمت ۴ر رعایتی ۳ر

ترجمہ انگریزی عہ قیمت ۶ر رعایتی ۵ر

ضرورت زمانہ آریوں کے یکصد اہم اعتراضات کا جواب قیمت عصر رعایتی ۱۲ر

سکول اور کالجوں کے طلباء کو ہدایت نامہ قیمت ۵ر۔ رعایتی ۳ر

نوٹ:- بعض کتب بہت کم باقی ہیں۔ بحوالہ اخبار ہذا رعایت تا ۲۶ مئی۔

ملنے کا پتہ

ماسٹر عبد الرحمن۔ بی اے

قادیان

اگرچہ یہ مقدمہ قریباً سات ماہ جاری رہا لیکن اس قدر دیر بعض وقتی روکاوٹوں کی وجہ سے ہوئی ایک دفعہ تو مستغیث اس لئے حاضر عدالت نہوا کہ وہ عورت دکھا کر روپیہ وصول کرنے کے مقدمہ میں اس دن لاہور پیش تھا۔ ایک دفعہ ہمیں لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے لیکچر میں شمولیت کی وجہ سے تاریخ ملتوی کرانی پڑی۔ پھر ایک دفعہ مقدمہ دوسری عدالت میں منتقل ہو گیا۔ جہاں مستغیث ظہیر الدین پر اسی عورت کے متعلق ایک اور مقدمہ چل رہا تھا۔ دو تین پیشیوں پر اس کے اور اس کے گواہوں کے بیانات ختم ہوئے۔ اس طرح یہ عرصہ گذرا۔ آخر بیانات ہو جانے کے بعد عدالت نے فیصلہ سنانے کی تاریخ مقرر کی۔ چنانچہ ۲۲ اپریل کو یہ فیصلہ سُنایا گیا کہ ظہیر الدین کا استغاثہ خارج کیا جاتا ہے۔ اور وہ وجہ بتائے کہ اس کے اس ناحق استغاثہ کی وجہ سے مستغاثہ علیہم کو کیوں معقول حرجانہ نہ دلایا جائے۔

فیصلہ جس عمدگی سے لکھا گیا ہے اس کا اندازہ اصل فیصلہ پڑھنے سے ہو سکیگا۔ جو انشاء اللہ عنقریب اخبار میں شائع کیا جائیگا۔ اس وقت ہم اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں کہ جناب رائے بہادر صاحب نے بہت محنت اور کوشش سے مقدمہ کے ہر پہلو کو جانچا اور اسکی اصلیت معلوم کی ہے۔ اور فیصلہ لکھنے میں بے تعصبی اور انصاف پسندی سے کام لیا ہے۔ امید ہے کہ آریہ اخبارات بھی اس انصاف کی داد دینگے۔ جو جناب رائے صاحب بہادر کے انصاف اور عدل کا علی الاعلان اعتراف کر چکے ہیں۔ چنانچہ اخبار کیسری ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۳ء اور اخبار ملاپ ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء میں اسی مقدمہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا گیا تھا۔

"یہ مقدمہ رائے بہادر لالہ برکت رام صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گوجرانوالہ کی عدالت میں پیش ہے۔ آپ پرلے درجہ کے منصف مزاج اور ایماندار افسر ہیں۔ تعصب آپ کے قریب نہیں پھٹکا۔ امید کرنی چاہیئے۔ کہ اس مقدمہ میں ہر طرح سے انصاف ہو گا"

چونکہ اس مقدمہ کا جو فیصلہ ہوا ہے وہ آریوں کے تسلیم کردہ منصف مزاج اور ایماندار افسر نے کیا ہے اس لئے ظہیر الدین اور اس کے آریہ حمائتیوں کو اعلان کر دینا چاہیئے۔ کہ انصاف اور ایمانداری کا تقاضا یہی تھا کہ مقدمہ خارج کیا جائے۔ اور مدعی سے معقول حرجانہ دلایا جائے۔ ہم مکرر جناب رائے بہادر صاحب کی انصاف پسندی اور معاملہ فہمی کی تعریف کرنا اپنے لئے خوشی اور مسرت کا باعث سمجھتے ہیں۔

اس مقدمہ کے دوران میں جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب بی اے بیرسٹر ایٹ لار و امیر جماعت احمدیہ لاہور نے اپنی اعلیٰ قابلیت اور قیمتی وقت صرف کرنے میں بڑی فیاضی سے کام لیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزا۔ آپ ضروری سے ضروری کام ترک کر کے مقدمہ کی پیروی کے لئے تشریف لیجاتے رہے اور بعض اوقات نہایت دور دراز مقام سے آئے اسوقت آپ اپنی قانونی قابلیت سے جس قدر سلسلہ احمدیہ کی خدمات کر چکے ہیں۔ اس مقدمہ کی سرگرم پیروی نے ان میں ایک اور اضافہ کر دیا ہے جہاں ہم اس کامیابی پر جناب چودھری صاحب کا جماعت کی طرف سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ وہاں خدا تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں دین و دُنیا کی کامیابی عطا فرمائے اور دین کی بیش از بیش خدمات کی توفیق بخشے۔ آپ جیسے مخلص نوجوان جماعت احمدیہ کے لئے قابل فخر ہیں۔ خدا تعالیٰ ہماری جماعت میں ایسے بہت سے وجود پیدا کرے۔

قبل اسکے کہ یہ مضمون ختم کیا جائے۔ جناب مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے جنہوں نے مقدمہ کی تیاری کے لئے مصالحہ بہم پہنچانے میں مدد دی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ آپ عدالت میں بھی تشریف لیجاتے رہے اسی طرح جناب شیخ مشتاق حسین اور ان کے صاحبزادگان اور دیگر احمدی احباب کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے جو مقدمہ میں دلچسپی لیتے رہے ٭

لیلۃ القدر کا پتہ

(حضرت مسیح موعودؑ کی زبانی)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے "سیرت المہدی" کے نام سے گذشتہ سال جو کتاب شائع فرمائی ہے۔ اس کے صفحہ ۶۶ پر میاں عبد اللہ صاحب سنوری کی زبانی ایک روایت درج کی ہے۔ جس میں لکھا ہے:۔

"رمضان کا مہینہ تھا اور ستائیس تاریخ تھی اور جمعہ کا دن تھا اسلئے میں دل میں بہت مسرور تھا کہ میرے لئے ایسے مبارک موقعے جمع ہیں یعنی حضرت صاحب جیسے مبارک انسان کی خدمت کر رہا ہوں۔ وقت فجر کا ہے جو مبارک وقت ہے۔ مہینہ رمضان کا ہے جو مبارک مہینہ ہے تاریخ ستائیں اور جمعہ کا دن ہے اور گذشتہ شب شب قدر تھی کیونکہ میں نے حضرت صاحب سے سنا ہوا تھا کہ جب رمضان کی ستائیں تاریخ اور جمعہ مل جائیں تو وہ رات یقیناً شب قدر ہوتی ہے"

چونکہ اب کے حسن اتفاق سے ۲۷ تاریخ رمضان جمعہ کا دن ہو گا۔ اس لئے اس روایت کے مطابق ۲۶ اور ۲۷ رمضان یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات لیلۃ القدر ہو گی احباب اس سے خاص طور پر فائدہ اٹھائیں اور ان امور کیلئے بالخصوص دعائیں کریں (۱) ترقی اسلام (۲) شوکت اسلام (۳) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی عمر و صحت (۴) احمدی مبلغین اور خادمان دین کی کامیابی ٭

الفضل کے ایڈیٹوریل سٹاف کے لئے ضرورت

چونکہ ارادہ ہے کہ اخبار "الفضل" کی تقطیع بڑھا کر مضامین میں اضافہ کیا جائے۔ اس لئے ایڈیٹوریل سٹاف کے لئے ایسے مخلص احمدی نوجوانوں کی ضرورت ہے جو مضمون نویسی اور اخبار خوانی سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ اور یہ کام اختیار کرنے کے شائق ہوں۔ اپنا زیادہ سے زیادہ وقت اخبار کے کام میں صرف کر سکیں۔ اردو تقریریں قلم بند کرنے میں زود نویس ہوں۔ انگریزی یا عربی کی قابلیت رکھتے ہوں۔ جو دوست قادیان میں رہایش اختیار کر کے اخبار کے ذریعہ خدمت دین کرنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں جن میں قابلیت اور دوسرے ضروری امور درج ہوں۔ ایڈیٹر الفضل کے نام جلد سے جلد بھیجدیں ٭

مختصر خبریں

— قسطنطنیہ ۲۲ اپریل۔ آج مجلس ملیہ ترکیہ نے پورے بجٹ کو منظور کر لیا۔ اور مجلس کا اجلاس چھ ماہ کے لئے بند کر دیا گیا۔

— میونسپل کمیٹی لاہور کے صدر چودھری شہاب الدین صاحب اور نائب صدر ملک محمد حسین صاحب منتخب کئے گئے۔

— ایک شخص مولوی عبد الغفور صاحب نے اترولی ضلع علی گڑھ سے اخبارات کو اطلاع دی ہے کہ یہاں جمعہ کا خطبہ مصطفےٰ کمال پاشا کے نام سے پڑھا گیا۔

— فہمی آفندی مفتی آستانہ نے ایک فتویٰ شائع کیا جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ خطبہ جمعہ میں کسی شخص کا نام لینا ضرور نہیں ہے۔ اور شریعت کا حکم یہ نہیں ہے۔ کہ خطبہ عربی زبان میں پڑھا جائے بخلاف ازیں خطبہ کو عربی میں پڑھنے سے اس کی اصل غرض و منشا فوت ہو جاتی ہے۔ مفتی صاحب مذکور ۵۲ خطبات تصنیف کر رہے ہیں۔ جو سال بھر کے لئے کام آئیں گے۔ یہ خطبات ترکی زبان میں ہونگے۔ نصوص قرآنی اور احادیث نبوی کو عربی میں ہی رکھا جائے گا۔ مگر ان کی تفسیر اور تشریح ترکی زبان میں ہو گی۔

— شملہ ۱۸ اپریل۔ چوتھا شہیدی جتھا ۱۸ اپریل کو جیتو پہنچا۔ اس نے گوردوارہ میں داخل ہونے کے لئے جو شرائط پیش کئے گئے۔ ان کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ جتھا گرفتار کر لیا گیا اور وہ گرفتاری کے آخر وقت تک پر امن رہا۔

— کانڈیلہ متصل کانپور میں رات کے نو بجے مسلمان مسجد میں نماز تراویح ادا کر رہے تھے۔ کہ بعض ہندو ارتھی اٹھانے والوں نے نماز میں خلل ڈالا۔ ہندو ڈھول بجا رہے تھے۔ اور شور مچاتے تھے۔ جس وقت مسلمانوں نے احتجاج کیا۔ تو ہندوؤں نے ان پر حملہ کر دیا۔ مسجد میں اینٹیں پھینکی گئیں۔ لوٹے توڑ دیئے۔ ہندوؤں نے بندوقیں بھی چلائیں سترہ مسلمان مجروح ہوئے۔ جن میں سے اکثر گولی کے مجروح ہیں۔ اس مقدمہ میں سربرآوردہ ہندو ماخوذ ہیں۔

— لاہور ۲۱ اپریل۔ پرنودھک کمیٹی کے متعلق اکالیوں نے جو مخالفت کی روش اختیار کر رکھی ہے اس سلسلہ میں پنجاب گورنمنٹ نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ اور بیان کیا ہے۔ کہ سکھ قوم کی جانب سے جو سرد مہری ہو رہی ہے۔ اس سے تاریخ کے متعلق تشویش ہوتی ہے۔ جو جدید قانون گوردوارہ کی تکمیل سے رکھتے ہیں۔

۴۸۶

وی پی آتے ہیں

جن احباب کا چندہ الفضل ماہ اپریل میں ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام ۹ مئی کا الفضل وی پی ہو گا۔ جو صاحب انکاری واپس کرینگے۔ ان کے نام کا پرچہ تا وصول قیمت امانت رہے گا۔

(مینجر الفضل)

— بمبئی ۱۸ اپریل۔ سنٹرل خلافت کمیٹی کو مصری جمعیت العلماء کا تار موصول ہوا ہے۔ جس میں آئندہ مارچ کے لئے تمام دنیا کے مسلمانوں کی کانگرس کے انعقاد کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

— ترکی اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر کوئی اسلامی کانگرس ہوئی۔ تو ترک شریک ہونگے لیکن وہ کسی ایسی بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔ جس سے ان کے داخلی معاملات میں خارجی مداخلت کا اندیشہ ہو۔

— ترکی اخبارات ایسے مضامین شائع کر رہے ہیں۔ جن میں شریف حسین کی خلافت پر اظہار نفرت ہوتا ہے۔

— روزنامہ خلافت رقمطراز ہے۔ کہ جنرل کاظم قرہ بکر پاشا نے غازی مصطفےٰ کمال پاشا کو دھمکی دی ہے۔ خلافت کو بحال کر دیں۔ ورنہ جنرل موصوف اپنی ۱۷ ہزار افواج کے ساتھ انگورہ پر حملہ کر دینگے

— اخبار فارورڈ رقمطراز ہے۔ کہ کلکتہ کے سیاسی حلقوں میں افواہ ہے۔ کہ مسٹر سی۔ آر۔ داس کے خلاف جو انتخابی مقدمہ دائر ہے۔ اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ اور دیش بندھو کا انتخاب ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

— حکومت سوئٹزرلینڈ کی نظارت خارجہ نے "خلیفۃ المسلمین" کے قیام کے متعلق ایک رپورٹ شائع کی ہے۔

— شاید ہی کوئی انگریزی پڑھا ہوا ہندوستانی ایسا ہو جس نے میری کوریلی کے ناول نہ پڑھے ہوں۔ اس کے فسانوں نے ولایت میں دھوم مچا رکھی ہے۔ ولایت سے خبر آئی ہے۔ کہ مشہور فسانہ نویس لیڈی فوت ہو گئی ہے۔

— بمبئی ۲۲ اپریل۔ کارکنان خلافت کا جو وفد انگورہ اور دیگر مسلم ممالک کو جانے والا تھا۔ اس کے پاسپورٹ کے مطالبہ پر گورنمنٹ آف انڈیا نے مسٹر شوکت علی صدر سنٹرل خلافت کمیٹی کو حسب ذیل جواب دیا ہے۔ گورنمنٹ پاسپورٹ کی منظوری دینے کو تیار ہے۔ بشرطیکہ پاسپورٹ کے لئے سائلوں کی درخواستیں منظور شدہ فارموں پر آئیں۔ وفد کے جو ممبر مسلم ممالک کو مذہبی مسائل پر گفت و شنید کرنے کے لئے جانا چاہتے ہیں۔ اگر وہ پیش کردہ شرائط کو پورا کر دیویں۔ اور وفد کے ارکین اور پروگرام کو ممالک متعلقہ منظور کر لیں تو گورنمنٹ کو اجازت دینے میں کوئی عذر نہیں۔ جب تک گورنمنٹ کو وفد کی روانگی اور ان کے عہدناموں کی جنکی طرف ناموں میں ارشاد کیا گیا ہے۔ اطلاع نہیں ملتی۔ اس وقت تک وہ کارروائی نہیں کر سکتی۔

— اخبار "ملیری" کو جو انگورہ سے شائع ہوتا ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ سوئٹزرلینڈ کے اخبارات حکومت کو مشورہ دے رہے ہیں۔ کہ عبد المجید خاں سابق "خلیفۃ المسلمین" کو اپنے حدود سے خارج کر دیا جائے کیونکہ اس کی وہ..

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

یوم جمعہ قادیان دارالامان ۔ ۲۵/۲۹ اپریل سنہ ۱۹۲۴ء

بہائی فتنہ انگیزوں کا راز کیونکر فاش ہوا؟

غداروں کو کیوں اور کس طرح جماعت احمدیہ سے خارج کیا گیا

اخراج از جماعت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کی تفصیلی کارروائی

چونکہ بابی اور بہائی خیالات رکھنے والے جن غدار افراد کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سے خارج کرنے کا اعلان فرمایا ہے۔ ان کے متعلق بیرونجات سے اطلاعیں موصول ہو رہی ہیں کہ وہ اپنے عقاید چھپا کر اور حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہوئے احمدی احباب کو دہوکہ اور فریب دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے ان کے اپنے بیانات اور تحقیقاتی کمیشن کا فیصلہ معہ اس تقریر کے جو حضور نے ان کے اخراج کے وقت فرمائی درج کیا جاتا ہے۔

۱۸ مارچ سنہ ۱۹۲۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے احمدی اصحاب کو خاص طور پر مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عصر جمع ہونے کا ارشاد فرمایا۔ اور ایک بڑے مجمع میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

بابیوں کے راز کا انکشاف میں نے اسوقت اپنی جماعت کے احباب کو ایک خاص غرض کے لئے بلایا ہے۔ وہ غرض مختصراً یہ ہے کہ چند دن گذرے ہیں۔ جبکہ میں تبدیل آب و ہوا کے بعد قادیان آیا تو مجھے ایک شخص نے رپورٹ دی کہ قادیان میں بعض آدمی ایسے ہیں جو ظاہر میں اپنے آپ کو ہماری جماعت میں شامل کئے ہوئے ہیں۔ لیکن ان کے دل اور ان کی توجہات درحقیقت ہمارے غیروں اور مخالفوں کے ساتھ ہیں۔ وہ یہاں ہمارے کہلا کر۔ ہمارے کام میں شریک ہو کر۔ ہماری جماعت کا پردہ اوڑھ کر۔ ہمارے دوست بن کر ہماری اطاعت کا ادعا کرکے اور اسلام کا دعویٰ کرکے درحقیقت اسلام کے خلاف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں۔ یہ خبر میرے لئے نہایت حیرت انگیز تھی۔ اور جن کے متعلق یہ بتائی گئی تھی باوجود اس کے کہ ان میں سے ایک کے متعلق قریباً ایک سال سے میرے دل پر انکشاف ہو چکا تھا کہ اس کی روحانی حالت اچھی نہیں ہے اور میں نے بارہا مجالس میں اس کا ذکر بھی کیا تھا کہ احمدیت اس کے دل میں رچی ہوئی نہیں ہے۔ جب وہ میرے سامنے آتا تو مجھے یہی معلوم ہوتا۔ لیکن باوجود اسکے چونکہ ظاہر میں کوئی بات اس کے متعلق معلوم نہ تھی اور اس ہمدردی کی وجہ سے جو مرشد کو اپنے مرید سے ہوتی ہے۔ جس کے باعث قدرتی طور پر اسکی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کے مرید پر الزام نہ آئے میں نے اطلاع دینے والے پر جرح کرکے اس الزام کو دور کرنا چاہا۔ لیکن جوں جوں جرح کرتا۔ ایسی ایسی باتیں نکلتی آتیں کہ میں حیران ہو کر یہ ماننے پر مجبور ہوتا کہ جھوٹ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اور بتانے والا اتنی علمی قابلیت نہیں رکھتا تھا کہ ایسی باتیں خود بنائے۔ جب مجھے اس طرح یقین ہو گیا تو میں نے اسی وقت عزیز مکرم مرزا بشیر احمد صاحب۔ شیخ عبدالرحمان صاحب مصری اور شیخ یعقوب علی صاحب کو بلایا اور کہا کہ جرح کرکے دیکھیں کہ کیا حقیقت ہے۔ اور کیا یہ اطلاع ایسی ہے کہ اس کی تحقیقات کی ضرورت ہے۔

وسوسہ اندازی کا طریق وہ اطلاع یہ تھی۔ کہ مولوی محفوظ الحق یہاں اس رنگ میں لوگوں سے باتیں کرتا ہے کہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ وہ احمدیت سے خارج ہے۔ مگر وہ دوسروں پر ایسے اثرات ڈالے کہ بہائی مذہب سچا ہے۔ مثلاً کوئی حدیث پیش کی اور کہدیا کہ بہاء اللہ پر یہ حدیث زیادہ عمدگی سے چسپاں ہوتی ہے۔ ہر شخص جو یہ بات سنتا یہ نہیں سمجھتا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بہائیت کا اثر ڈالے۔ بلکہ وہ یہی خیال کریگا کہ کسی کے دل میں یہ اعتراض پیدا ہوا ہے۔ اسکو بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ بھی سمجھتا ہے یا اسے یہ خیال ہو سکتا ہے کہ خلیفہ وقت کے ہاتھ پر جو اس نے بیعت کی ہے۔ اس کے سامنے بھی اس نے پیش کیا ہوگا۔ اور اسبات کو حل کرنا چاہتا ہو گا۔ اس کے علاوہ قدرتی طور پر یہ خیال نہیں آتا کہ مجھے اس نے تاڑ کر گمراہ کرنے کے لئے یہ بیان کیا ہے۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ یہاں کچھ ایسے لوگ ہیں جو مخفی طور پر دوسروں کو پڑھنے کے لئے کتابیں دیتے ہیں اور صداقت سے دور رکھنے اور تاریکی میں ڈالنے کے لئے یہ بھی کہدیتے ہیں کہ کتاب مخفی رکھنا کیونکہ یہاں بعض ایسے متعصب لوگ ہیں کہ جس کے ہاتھ میں جس مذہب کی کتاب دیکھتے ہیں۔ اسے اسی مذہب میں سے کہہ دیتے ہیں۔

یہ اسلئے کہا جاتا کہ تا کتاب پڑھنے والے کو اگر کوئی شک پیدا ہو تو کسی کے سامنے پیش نہ کرسکے اور نہ جواب لے۔

پھر بتانے والے نے بتایا کہ وہ ایک کتاب تیار کر رہے ہیں۔ جو اس غرض کے لئے لکھی جا رہی ہے کہ اصل مہدی بہاء اللہ اور باب ہیں۔ مرزا صاحب ان کا رستہ بنانے کے لئے آئے تھے۔ چونکہ دنیا کی حالت ایسی نہ تھی کہ بہاء اللہ کو مان سکے۔ اس لئے خدا نے مرزا صاحب کو بھیجا کہ نبوت کے جاری رہنے کا عقیدہ منوائیں۔ جب لوگ یہ مان لیں گے تو پھر مصلح موعود پیدا ہو کر بتائے گا کہ بہاء اللہ صاحب شریعت نبی ہے اسے مانو۔

مزید تسلی کی سعی

اس قسم کی بہت سی باتیں بتائی گئیں۔ جنہیں سنکر میں حیران تھا کہ کس طرح یہ لوگ یہ باتیں کر سکتے ہیں۔ جو کارروائی بتائی گئی تھی وہ چونکہ ایسی خلاف اخلاق اور خلاف شریعت تھی اور انسانیت سے بعید تھی کہ کوئی بھی شریف انسان ایسا کرنا پسند نہ کرتا۔ اس لئے میرے دل میں یہ خیال آیا۔ کہ جو شخص خبر دے رہا ہے ممکن ہے۔ اس کے دل میں ان سے کوئی بغض ہو لیکن چونکہ بات ایسی تفصیلی اور مسلسل تھی کہ بناوٹ ایسی نہیں ہو سکتی تھی۔ اسلئے میں نے اس کی تحقیقات کرنی چاہی۔ لیکن اس سے قبل میں نے تسلی کے لئے اس شخص کو جس نے بات بیان کی تھی کہا کہ ان کی وہ کتاب لے آؤ۔ چاہے۔ امنٹ کے لئے ہی لاؤ۔ آپ وہ کتاب لے آیا جو بہت ضخیم تھی اور کسی کاتب سے لکھوائی ہوئی تھی۔ جس میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے مختلف حوالے اس طرح جمع کئے ہوئے تھے۔ کہ معلوم ہوتا تھا۔ ان سے لکھنے والے کی نیت کے خلاف کام لینا ہے وہ کتاب دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ یہ راوی کتاب بناوٹ سے نہیں بنا سکتا۔ اور کاتب سے نہیں لکھوا سکتا اور نہ ہی یہ تیار کر سکتا ہے اگر اس کی بات میں بناوٹ ہوتی تو جب کتاب لانے کے لئے کہا گیا تھا۔ کہدیتا وہ چھپا دیتے ہیں۔ ایسے تو بہت پوشیدہ رکھتے ہیں لیکن وہ لے آیا۔

باقاعدہ تحقیقات کا حکم

اس مرحلہ پر پہونچ کر میں نے امور عامہ کو ہدایت دی کہ اس کی تحقیقات کے لئے کمیشن مقرر کرے۔ اور اس کمیشن کے ممبر میاں بشیر احمد صاحب۔ شیخ عبد الرحمن صاحب مصری۔ مفتی محمد صادق صاحب اور میاں محمد شریف صاحب مجسٹریٹ تھے۔ ان کو ہدایت دی گئی کہ ان الزامات کی تحقیق کریں کہ یہ صحیح ہیں یا غلط اور جن کے خلاف لگائے گئے ہیں۔ ان سے جواب لیں۔ اور گواہ طلب کریں۔

قابل تحقیقات سوالات

وہ سوال جو مقرر کئے گئے تھے یہ تھے:۔

(۱) آپ قادیان کے بعض احمدیوں سے بہائی مذہب کے متعلق ایسے طرز پر گفتگو کرتے ہیں۔ جس سے مترشح ہوتا ہے کہ آپ بہائی مذہب کی عظمت اور دعوے کی صداقت لوگوں کے دلوں پر نقش کرنا چاہتے ہیں۔

(۲) یہ کہ آپ نے بعض مجالس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ اور آپ کی صداقت کے ثبوتوں کے متعلق ایسے رنگ میں سوالات اٹھائے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اعتراضات حضرت صاحب کے دعویٰ پر ایسے پڑتے ہیں کہ ہم ان کا کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ اور یہ سوالات ایسے لوگوں کے سامنے کئے گئے ہیں جو اپنی علمیت کے لحاظ سے ایسے نہ تھے کہ جن سے آپ استفادہ حاصل کر سکیں جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ کی غرض علمی تحقیقات نہ تھی۔ بلکہ آپ شبہات پیدا کرنا چاہتے تھے۔

(۳) آپ کی نسبت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ایک کتاب ایسی تیار کر رہے ہیں جسمیں آپ کا منشاء یہ ثابت کرنے کا ہے کہ بہاء اللہ کا دعویٰ سچا تھا اور حضرت صاحب اس کیلئے بطور مؤید کے ہیں۔

(۴) آپ کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ اسبات کا اظہار کرتے ہیں کہ آپنے الفضل کی ایڈیٹری کے زمانہ میں الفضل میں اور بعض دوسری تحریروں میں ایسے مضامین لکھدئیے ہیں۔ جن سے آپ حسب موقعہ ایک بہائی امر کی تائید میں کام لینگے۔

(۵) یہ کہ آپ بہائیوں کی کتابیں لوگوں کو براہ راست یا اللہ دتا کی معرفت جو اس امر میں آپ کا ساتھی بیان کیا جاتا ہے۔ پڑھنے کے لئے دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ایسی باتیں کہی گئی ہیں جن سے یہ ظاہر کرنا مد نظر تھا کہ وہ کتابیں لاجواب ہیں۔

(۶) بیان کیا جاتا ہے کہ آپ اس عقیدہ کا اظہار کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نیا شرعی نبی اور قرآن کریم کے بعد نئی شریعت آسکتی ہے۔

(۷) کہا جاتا ہے کہ ایک نہایت ہی خطرناک رویہ آپنے یہ اختیار کیا ہے کہ آپ اپنی تمام کارروائیوں کو ایسی صورتمیں مخفی رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس سے وہ لوگ جو اس زہر کا ازالہ کر سکتے ہیں۔ آپ کی کارروائیوں سے بیخبر رہیں۔

(۸) یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ بعض لوگوں کو بہائی مذہب کی نماز لکھ کر یا لکھوا کر دیتے ہیں اسی طرح روزے بہائی مذہب کے مطابق رکھنے کی تعلیم دیتے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ نمازوں کے اوقات میں لوگوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ نماز مسجد میں جا کر نہ پڑھیں بلکہ نماز دل کی ہے جہاں دل چاہے پڑھیں۔

(۹) یہ کہ آپ کے تعلقات معروف بہائیوں کے ساتھ ہیں اور ان سے خط و کتابت ہے۔ اور ان سے کتابیں منگواتے ہیں۔ اور اس تجویز کی فکر میں بھی آپ ہیں کہ خاص آدمی بھیجکر کتابیں منگوائیں۔

(۱۰) علاوہ مذکورہ بالا طریقوں کے بعض اور طریقوں سے بھی آپ بہائی مذہب کی اشاعت اور سلسلہ احمدیہ کے کمزور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ امر تھے جن کی تحقیقات کیلئے یہ کمیشن مقرر کیا گیا تھا کمیشن نے جو تحقیقات کی وہ یہ ہے:۔

کمیشن کی تحقیقات

(۱) مولوی محفوظ الحق صاحب علمی کے بیان اور گواہوں کی شہادت سے ثابت ہے۔

(۲) ایضاً " " " " "

(۳) ایضاً " " " " "

(۴) مولوی صاحب کے اپنے بیان سے صرف اسقدر ثابت ہے کہ انہوں نے اپنے مضامین میں بہاء اللہ کے دعاوی کی تصدیق کو مد نظر رکھا ہے۔

(۵) مولوی صاحب کے اپنے بیان اور نیز شہادتوں سے ثابت ہے کہ مولوی علمی صاحب نے بعض لوگوں کو کتابیں خود یا ان کے مانگنے پر دی ہیں۔

(۶) ثابت ہے۔

(۷) یہ مولوی صاحب کے اپنے بیان سے اخفاء تو ثابت ہے۔ لیکن وہ اس کو سازش اخفاء تسلیم نہیں کرتے۔ مگر شہادتوں سے اور ان کے عام رویہ سے اور خصوصاً حکیم ابو طاہر صاحب کی شہادت سے یہ بات ثابت ہے کہ نہ صرف اخفا کیا گیا۔ بلکہ ایسے رنگ میں اخفا کیا گیا۔ کہ گویا مولوی صاحب کا یہ منشا اور کوشش تھی۔ کہ یہ بات ایسے اصحاب تک نہ پہنچے۔ جو اس کا رد یا مقابلہ کر سکیں۔ اور ان کو خفیہ خفیہ کمزور طبائع کے آدمی یا ناواقف لوگوں پر اپنا اثر ڈالنے اور بہائی تعلیم کے پھیلانے کا موقعہ ملجائے۔

(۸) یہ بات یقینی طور پر ثابت نہیں۔ مگر مولوی صاحب یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ان کی طرف سے ان کی بیوی کو بہائی نماز سیکھنے کے لئے دی گئی ہے۔ روزے رکھنا یا رکھوانا ثابت نہیں ہوا۔ لیکن اس کی تحقیق میں کمیشن نے زیادہ توجہ بھی نہیں کی۔ کیونکہ ملزم نے صاف الفاظ میں تسلیم کر لیا تھا۔ کہ وہ بہائی ہے تمام بہائی تعلیمات اور عقائد کو مانتا ہے۔ مولوی صاحب نہیں مانتے۔ لیکن حکیم صاحب کی شہادت سے یہ ثابت ہے۔ کہ مولوی صاحب نے ان سے یہ اظہار کیا تھا۔ کہ ان کے خیال میں نماز کے اوقات کی پابندی ضروری نہیں جس وقت دل میں انشراح ہو پڑھی جا سکتی ہے ؛

(۹) یہ ثابت نہیں ہوا۔ لیکن مولوی صاحب اتنا مانتے ہیں۔ کہ وہ بعض بہائیوں سے ملتے رہے ہیں۔ اور حشمت اللہ آگرہ والے کا ان کو ایک خط بھی آیا تھا۔ کتابیں منگوانے کے متعلق ہم نے زیادہ تحقیق کی ضرورت نہیں سمجھی۔ شاہدوں کے بیان میں ذکر آیا ہے۔ مگر مولوی صاحب خود انکار کرتے ہیں۔

(۱۰) کسی خاص نئے طریقہ کا پتہ نہیں چلا۔ اور نہ اس کی زیادہ تحقیق کی گئی۔

الزامات کا خلاصہ نمبروار خلاصۃً جواب دینے کے بعد ہم یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر غور کیا جائے۔ تو مذکورہ بالا دس الزامات کا خلاصہ یہ دو باتیں ہیں۔

اوّل۔ آیا مولوی صاحب نے عام معروف مسلمہ احمدی عقائد سے انحراف یا تبدیلی کر کے بہائی عقائد اور مذہب کو اختیار کر لیا ہے۔

دوئم۔ آیا مولوی صاحب نے اس امر میں اپنا رویہ ایسا رکھا ہے۔ کہ جس کو مجرمانہ اخفا کہا جا سکے اور جو ایک سازش اور خفیہ زہر پھیلانے اور فتنہ پیدا کرنے کا حکم رکھتا ہو۔

امر اوّل بالبداہت ثابت ہے۔ مولوی صاحب اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ گواہوں کی شہادت اس کی مثبت ہے۔ نمونۃً مولوی صاحب کے بیانات سے مندرجہ ذیل فقرات پیش کئے جا سکتے ہیں ؛

عقائد اسلامیہ سے انحراف

(الف) میں بہاء اللہ کو صادق سمجھتا ہوں۔

(ب) ان کا دعویٰ موعود کل ادیان ہونے کا ہے۔

(ج) میں ان کو مسیح موعود مانتا ہوں۔ بلکہ موعود کل ادیان ؛

(ح) مجھے بہائی مذہب سے کوئی اصولی اختلاف نہیں

(خ) میں بہائی ہوں ؛

(د) میں باب کو مہدی معہود مانتا ہوں ؛

(ذ) میں بہاء اللہ کو مرزا صاحب سے افضل سمجھتا ہوں

(ر) اگر مجھے کوئی ہدایت شوقی کی طرف سے آوے اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طرف سے بھی اور وہ دونوں ٹکرا جائیں۔ تو میں شوقی صاحب کی ہدایت کو ترجیح دوں گا ؛

(ز) بعض احکام قرآن شریف کے ایسے ہیں جو بہاء اللہ کی وحی کے ماتحت تبدیل ہو گئے ہیں۔

(س) بعض حالات کے لحاظ سے میں بہاء اللہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل سمجھتا ہوں۔

(ش) میں پانچ اسلامی نمازوں کا پڑھنا فرض نہیں سمجھتا ؛

(ص) میں روزانہ تین بہائی نمازیں پڑھتا ہوں۔

(ض) بہائی فرض نماز جو نہ پڑھے۔ وہ گنہگار ہے

(ط) اسلامی روزے رمضان کے اب فرض نہیں رہے

(ظ) تحویل قبلہ اب عکہ کی طرف ہو چکی ہے۔

(گ) میں کا مہدی الا عیسیٰ کا مصداق بہاء اللہ کو مانتا ہوں۔ میرے نزدیک مہدی اور مسیح دو شخص ہیں ؛

(ف) نزول ابن مریم کی حدیث بہاء اللہ کے متعلق ہے۔ ضمناً مرزا صاحب کے متعلق۔

(ل) لوکان الایمان معلقاً۔ کی حدیث صاف طور پر بہاء اللہ کے متعلق ہے۔

(م) میں کبھی نماز عکہ کی طرف منہ کر کے بھی پڑھتا ہوں۔ جب مساجد میں پڑھتا ہوں۔ تو مکہ کی طرف منہ کر کے پڑھتا ہوں۔

بیانات مندرجہ بالا سے یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف نہ صرف مخصوص عقائد احمدیہ سے بلکہ عام مسلمہ عقائد اسلامیہ سے منحرف ہیں۔ جس کا وہ کھلم کھلا اقرار کرتے ہیں۔ گو وہ ساتھ ساتھ اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں۔ کہ میں مرزا صاحب اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو راستباز سمجھتا ہوں ؛

خفیہ کاروائی اور اسکی بیہودہ وجہ امر دوم کے متعلق جیسا اوپر بھی لکھا جا چکا ہے مولوی محفوظ الحق صاحب خود تو کھلم کھلا اقراری نہیں ہیں۔ مگر اخفا کو تسلیم کرتے ہیں لیکن جو غرض وہ اس اخفاء کی بیان کرتے ہیں۔ وہ نہ صرف ناقابل تسلیم بلکہ مضحکہ انگیز ہے۔ یعنی یہ کہ احمدیوں کو تکلیف نہ ہو۔ بات یہ ہے۔ جیسا کہ شہادت سے پایہ ثبوت کو پہونچ گیا ہے۔ انہوں نے مجرمانہ اخفاء کیا ہے۔ اور اس بات کی کوشش میں رہے ہیں۔ کہ خفیہ خفیہ اپنے بہائی عقائد کی زہر پھیلائیں۔ تاکہ کھلم کھلا اظہار سے قبل ایک جماعت قائم ہو جائے۔ اور زیادہ قابل افسوس یہ جرم کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی مخفی تبلیغ کے لئے ان لوگوں کو چنا۔ کہ جن کے متعلق وہ کسی وجہ سے یہ سمجھتے تھے۔ کہ ان پر میں اپنا اثر ڈال سکوں گا ؛

جرم ثابت ہے یہ بات بالکل سمجھ سے بالا ہے

کہ ایک شخص ایک لمبے عرصہ سے بہائی مذہب اختیار کر چکا ہے۔ لیکن وہ اس کا اعلان نہیں کرتا اور جس انتظام میں وہ منسلک ہونا ظاہر کرتا ہے۔ اس کے امام یا کسی ذمہ دار شخص کے سامنے اپنے نئے عقائد کا اظہار نہیں کرتا۔ بلکہ خفیہ خفیہ اور اخفاء کی تاکید کرتے اور اقرار لیتے ہوئے ناواقف شخصوں کے سامنے اپنے خیالات کو اس طرح ظاہر کرتا ہے کہ گویا۔ وہ ان خیالات کی تبلیغ و تلقین کرنا چاہتا ہے۔ پھر وہ مدعی بنتا ہے۔ کہ اس کی نیت صالح ہے۔ جس نتیجہ پر ہم پہنچے ہیں۔ اس کی تائید اسبات سے بھی ہوتی ہے۔ کہ جب مولوی محفوظ الحق صاحب کو یہ پتہ لگا کہ حکیم ابو طاہر صاحب جن کو وہ گاہے گاہے اپنے عقائد کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ اب واپس وطن کو جانے والے ہیں۔ تو انہوں نے خاص طور پر ان سے کہکر الگ بات کرنے کے لئے وقت لیا۔ تین دن کے لئے تین تین گھنٹے وقت مانگا۔ اور پھر ان کو الگ لے جا کر مخفی طور پر سلسلہ احمدیہ سے بدظن کرنے اور بہائی عقائد کو منوانے کی کوشش کرتے رہے۔ اور ساتھ ہی ان کو یہ تاکید بھی کر دی کہ کسی سے اس امر کا ذکر نہ کریں۔ گویا کہ ان کے لئے ازالہ شکوک کا دروازہ بھی بند کرنا چاہا۔ اسی طرح اور شہادتوں اور قرائن سے ثابت ہے۔ کہ مولوی محفوظ الحق صاحب اور ان کے ساتھی خطرناک اخفاء مجرمانہ کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور سازش اور فتنہ کا رنگ اختیار کیا ہے۔

اللہ دتا کا جرم

جو دو باتیں ہم نے دس الزامات کا خلاصہ نکالا ہے۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ ماسٹر اللہ دتا عبدالصمد ملزم ۷ کے متعلق ہم مندرجہ ذیل نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو بہائی کہلانے سے انکاری ہے۔ مگر اس کے مجموعی بیان سے اور اس کی ان کارروائیوں سے جو وہ بہائی مذہب کی تائید میں وقتاً فوقتاً کرتا رہا ہے۔ اور گواہوں کی شہادت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ در اصل وہ بہائی مذہب کا مصدق ہے۔ اور بہائی مذہب کے لئے اس کی تبلیغی کوششیں علمی صاحب کی کوششوں سے بھی ظاہرا طور پر زیادہ نمایاں ہیں۔ وہ شریعت جدیدہ کا مجوز ہے اور دور اسلام کو ختم سمجھتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کو اپنی ایک من گھڑت اصطلاح کی رو سے کسی اصل مسیح موعود کا ظل مانتا ہے۔ اور وہ نوجوان ناواقف احمدیوں بلکہ بالکل جاہل ناخواندہ دیہاتیوں تک اپنے اثر پھیلانے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ اور اپنے رفیق مولوی علمی صاحب کی طرح یہ بھی اخفاء مجرمانہ اور سازش اور فتنہ کا مرتکب ہوا ہے۔

مہر محمد خاں کا ذکر

نوٹ۔ گو ہمیں مہر محمد خاں کے متعلق کسی تحقیق کرنے کے لئے نہیں کہا گیا تھا۔ اور استغاثہ نے ان کو صرف بطور شاہد کے پیش کیا تھا۔ لیکن ان کے بیان اور شہادت سے ہم کو یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ بھی بہائی مذہب کے مصدق ہیں۔ اور علمی صاحب کے ساتھ مل کر ان کی کارروائی میں مددگار رہے ہیں لیکن چونکہ ہم نے ان کے متعلق بطور ملزم کے تحقیق نہیں کی۔ اس لئے اپنی کوئی قطعی رائے نہیں پیش کر سکتے۔ لیکن یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے متعلق بھی مناسب کارروائی ہونی چاہیئے۔ یہ ممکن ہے۔ کہ ان کی حالت ابھی تک قابل اصلاح ہو۔

مرزا بشیر احمد بقلم خود

محمد صادق۔ عبدالرحمٰن مصری۔ محمد شریف۔

اب میں ان کے بیانات سناتا ہوں۔ مولوی محفوظ الحق علمی کا بیان سنتے وقت یہ بھی خیال رکھیں۔ کہ پہلے پہلے کیا بیان دیا ہے۔ اور بعد میں کیا بتایا ہے۔ نیز دس سوالوں کا جس طرح جواب دیا گیا ہے اس سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کیسی نیک نیتی سے دیا گیا ہے۔ آگے جرح میں بالکل اس کے خلاف ہو جاتا ہے۔ بیان یہ ہے

بیان محفوظ الحق

میں یہ عرض کر سکتا ہوں۔ اس کے متعلق بعض کتابیں ماسٹر نواب دین صاحب کے ذریعہ مجھے ملی ہیں۔ جو بہائی مذہب کے متعلق ہیں۔ ان کے بعض حصے مجھے پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اور بعض مکمل طور پر پڑھی ہیں۔ میں سلسلہ کو کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرتا۔ اور حضرت صاحب کو بجناب اللہ راستباز سمجھتا ہوں جیسا کہ پہلے سمجھتا تھا۔ اس سلسلہ میں ضرور بعض دوستوں سے اس قسم کی گفتگو ہوتی رہی ہے بلکہ بعض علماء سے بھی خود علمی طور پر اس کے متعلق تذکرہ کرتا رہا ہوں اور اس سلسلہ میں تحقیقات کے طور پر میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں حضرت صاحب کی کتابوں کو پڑھتے ہوئے بھی بعض امور میرے ذہن میں آئے ہیں جن کے متعلق میں خود کئی دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں عرض کرنے کا ارادہ کرتا تھا لیکن ابھی تک کوئی موقعہ پیش نہیں آیا۔

سوال اول کا جواب:۔ میں بالکل سچ کہتا ہوں جو کتابیں میں نے اس وقت تک پڑھی ہیں اگر انہیں جو واقعات ہیں وہ سچے ہیں تو بہاء اللہ کو مفتری نہیں کہتا اور اس کے ساتھ ہی حضرت صاحب کو بھی مفتری نہیں کہتا۔

سوال۔ کیا آپ ان واقعات کو سچے سمجھتے ہیں۔

جواب۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں ان واقعات کے وقت نہ تھا۔ میرا مقصد یہ ہے۔ کہ ان کتابوں میں جو واقعات ہیں۔ ان کے متعلق مجموعی حیثیت میں واقعات اور بیانات کے لحاظ سے میں ان کو مفتری نہیں کہہ سکتا (اس وقت جو میرے دل کی حالت ہے وہ یہ ہے)

سوال:۔ کیا آپ حالت معلق میں ہیں۔ یا ان کو صادق سمجھتے ہیں۔

جواب:۔ میں ان کو صادق سمجھتا ہوں۔

سوال:۔ ان کا دعوےٰ کیا ہے؟

جواب:۔ دعوےٰ موعود ہونے کا ہے۔

سوال:۔ آپ بھی ان کو موعود مانتے ہیں؟

جواب:۔ اس کتاب میں جو دلائل لکھے ہیں۔ ان سے مانتا ہوں۔ ہاں موعود مانتا ہوں۔

سوال:۔ دعویٰ کیا ہے ان کا؟

جواب:۔ موعود کل ادیان ہونے کا ہے۔ نبی کا لفظ وہ اپنے لئے نہیں بولتے۔

سوال:۔ آپ ان کو نبی مانتے ہیں؟

جواب:۔ ان کا بیان ہے کہ ہر دور میں جو شخص خدا تعالےٰ کی طرف سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ اپنی طرف سے اصطلاحات بھی لاتا ہے۔ نبوت اور رسالت کی